باب 6: بیرونی شعبہ

مالی سال 20ء میں جاری کھاتے کا خسارہ پانچ برس کی کم ترین سطح پر پہنچنے سے بیرونی کھاتے میں بڑی حد تک بہتری آئی۔ اس کے بنیادی اسباب اشیا اور خدمات دونوں کی درآمدی ادائیگیوں میں خاطر خواہ کمی اور بلند ترین ترسیلات زر ہیں۔ اگرچہ پہلے سے اختیار کردہ استحکامی پالیسیوں کے باعث غیرتوانائی درآمدات کی طلب میں کمی آئی، تاہم ملکی وسائل بروئے کار لانے اور تیل کی عالمی قیمتوں میں بھاری کمی سے توانائی کی درآمد چار برس کی کم ترین سطح پر آگئی۔ جاری کھاتے کے خسارے میں بڑی حد تک کمی نے بیرونی مالکاری کا بندوبست کرنے کی ملکی ضرورت کم کردی۔ مالی سال 20ء میں آئی ایم ایف پروگرام نے عالمی مالی اداروں کی فنڈنگ کی راہیں کھول دیں، دوسری طرف فروری 2020ء تک ملکی کرنسی قرضہ منڈی میں بھی زرمبادلہ کی آمد ہوئی۔ اگرچہ کووڈ 19 کی عالمی وبا کی وجہ سے چوتھی سہ ماہی میں کچھ تعطل پیدا ہوا -کیونکہ پہلی تین سہ ماہیوں میں نمو کے بعد برآمدی وصولیوں میں بہ سرعت کمی درج کی گئی اور جزدانی سرمایہ کاری کا انخلا دیکھنے میں آیا- درآمدی ادائیگیوں میں خاصی کمی اور عالمی مالی اداروں سے موصولہ مالکاری میں اضافے کے سبب اس کے مجموعی اثرات کی تلافی ہوگئی۔ پورے سال کے تناظر میں دیکھا جائے تو جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کے ساتھ ساتھ عالمی مالی اداروں کی مالی معاونت م س 20ء میں اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر 4.9 ارب ڈالر بڑھانے اور مرکزی بینک کے خالص پیشگی واجبات میں 2.3 ارب ڈالر کمی لانے پر منتج ہوئی۔ تاہم م س 20ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 4.8 فیصد کمی آئی، یہ کمی کئی دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں کی قدر میں ہونے والی تخفیف سے کم تھی۔ فروری 2020ء تک روپے کی قدر مائل بہ عروج تھی، جبکہ مارچ میں جزدانی رقوم کے انخلا اور م س 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں بیرونی واجبات کی واپسی کے سبب شرح مبادلہ پر دباؤ پڑا۔

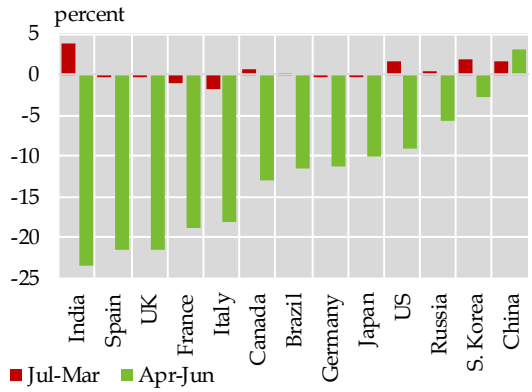
6 بیرونی شعبہ

6.1 عالمی معاشی رجحانات

عالمی معاشی نمو 2019ء میں 10 سال کی کم ترین سطح یعنی 2.9 فیصد پر آ گئی تھی، جس کی وجہ عالمی تجارتی حجم میں جمود اور اشیاسازی کی سرگرمیوں کا تسلسل ٹوٹنا تھا۔ امریکہ اور اس کے بڑے تجارتی شراکت داروں (چین اور یورپی یونین) کے درمیان تجارتی تنازعات سے غیر یقینی کی کیفیت نے جنم لیا؛ چینی معیشت میں خاصی سُست روی؛ برطانیہ کی یورپی یونین سے انخلا کے لیے مذاکرات کی طوالت؛ دنیا بھر میں گاڑیوں اور ہوابازی کی صنعت کے لیے سخت ضوابطی حالات اس پست نمو کی بنیادی وجوہ ہیں۔[1،2] درحقیقت، جب کووڈ19 کی وبا نے عالمی معیشت کو گھیرے میں لیا تو اس وقت معاشی مبادیات گذشتہ عالمی بحران–2008ء کے عالمی مالی بحران–سے زیادہ کمزور تھیں۔[3] جنگ عظیم دوم کے بعد سے اس سنگین ترین خطرے کے نتیجے میں، جنوری تا جون 2020ء کے دوران عالمی جی ڈی پی نمو 4.1 فیصد سکڑنے کا تخمینہ لگایا گیا، جس میں تقریباً تمام بڑی ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتیں منفی نمو کی تصویر بنی ہوئی ہیں (**شکل 6.1**)۔[4]

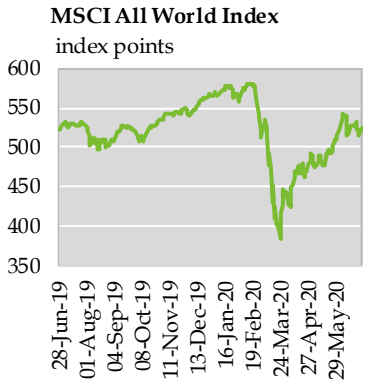
بڑی معیشتوں میں امریکی معیشت مالیاتی اور تجارتی غیر یقینی صورتِ حال کے باعث تنزلی کا شکار ہوئی، اور چند صنعتی نوعیت کے مسائل (ہوابازی اور گاڑیوں کی صنعت میں) کی وجہ سے وہاں سرمایہ کاری اور اشیا سازی دھیمی ہوگئی۔ ان عوامل کے سبب جولائی تا دسمبر 2019ء کے درمیان امریکی

شکل 6.1: م س20ء میں بڑی معیشتوں کی اوسط حقیقی جی ڈی پی نمو (سال بسال)

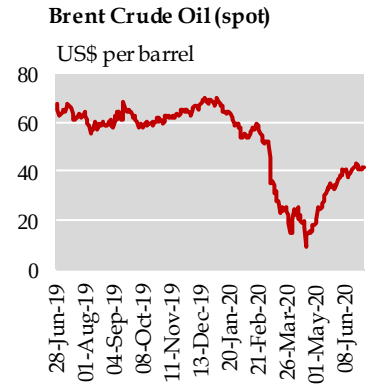


Source: Haver Analytics

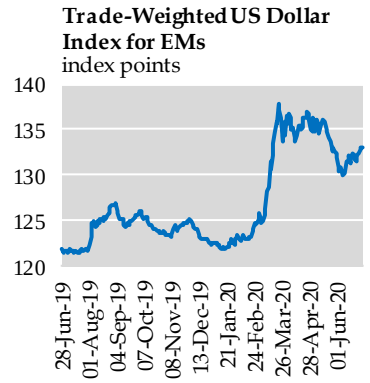
شکل 6.2: بڑی مالی منڈیوں کے اظہاریوں اور تیل کی قیمتوں کا رجحان



Source: MSCI



Source: US EIA



Source: US Federal Reserve

[1] 2019ء کے دوران عالمی تجارتی حجم میں 0.4 فیصد سال بسال تخفیف ہوئی، جو 2018ء میں 3.4 فیصد بڑھا تھا (ماخذ: عالمی تجارتی نگران، سی پی بی ہالینڈ بیورو برائے معاشی پالیسی جائزہ)۔

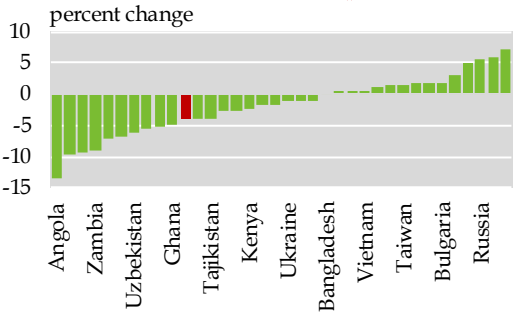
[2] جرمن ایسوسی ایشن برائے گاڑیوں کی صنعت (وی ڈی اے) کے مطابق 2018ء کی بہ نسبت 2019ء کے دوران کاروں کی عالمی پیداوار میں 6 فیصد کمی کا تخمینہ لگایا گیا۔ سب سے بڑی مارکیٹ (چین)، کے ساتھ ساتھ بھارت، یورپی یونین، امریکہ اور جاپان میں بھی پیداوار کم ہوئی۔ جس میں ٹیرف کی غیر یقینی صورت حال (یورپی یونین)، برقی گاڑیاں بڑھانے کی کوششیں (چین)، اور قرض گاری کی سختی (بھارت) جیسے اہم عوامل کارفرما تھے۔ امریکہ میں طیارہ ساز ادارے بوئنگ نے جنوری 2020ء میں طیارے کے دو حادثوں کے بعد 737 میکس طیارے کی پیداوار روک دی تھی، جس سے پوری رسدی زنجیر میں صنعتی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔

[3] عالمی مالی بحران کی شروعات میں بیشتر جدید معیشتیں اور ابھرتی ہوئی معیشتیں تیز نمو کے مرحلے سے گذر رہی تھیں۔ عالمی مالی بحران سے قبل (07–2003ء) 5 برسوں میں، عالمی حقیقی جی ڈی پی نمو اوسطاً 5.1 فیصد رہی۔ اس کے برعکس کووڈ19ء پھیلنے سے قبل (19–2015ء) حقیقی جی ڈی پی نمو کی اوسط خاصی کم 3.5 فیصد تھی (ماخذ: آئی ایم ایف)۔

[4] آئی ایم ایف کے حالیہ تخمینوں (جون 2020ء) کے مطابق، جس میں م س18ء کی تیسری سہ ماہی (جنوری تا مارچ 2019ء) میں لائن تھی۔

فیڈرل ریزرو کو شرح سود تین مرتبہ کم کرنا پڑی۔ تاہم صارفی مصارف مضبوط رہے کیونکہ بے روزگاری کئی دہائیوں کی پست تر سطح پر رہی، اور اس نے کمزور سرمایہ کاری کی جزواً تلافی کردی۔[5] عالمی تجارت میں کشمکش کے باعث یورپی یونین کی بڑی معیشتوں–بشمول امریکہ کا ایئر بس ایئر کرافٹ پر ٹیرف عائد کرنا (جس کا رسدی زنجیر سے منسلک فرانس اور یورپی یونین کے دیگر ممالک پر اثر پڑا) اور جرمنی کی گاڑیوں کی صنعت کو ٹیرف امکانات پر دباؤ میں لیا جانا– کی نمو تھم گئی اور سرمایہ کاری اور اشیا سازی کی سرگرمیاں سکڑ گئیں۔ اس کے ردعمل میں یورپی مرکزی بینک نے اپنے پالیسی ریٹ کو مزید پست کرکے منفی کر دیا اور ستمبر 2019ء کے بعد سے اثاثوں کی خریداری دوبارہ شروع کردی۔

شکل 6.3: مارچ تا جون 2020ء میں ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں میں تبدیلی



Source: Haver Analytics

ابھرتی ہوئی منڈیوں میں جولائی تا دسمبر م س20ء کے دوران چین کی نمو 29 سال کی پست ترین سطح 6.0 فیصد تک گر گئی، جس کے اسباب امریکہ کے ساتھ تجارتی تنازع کا برآمدات پر اثرانداز ہونا؛ گاڑیوں کی کمزور طلب اور برقی گاڑیوں کے استعمال کی ترغیب دلائے جانے کے باعث ان کی پیداوار اور فروخت کا سارا سال گرنا تھے، اور حکومت نے اس سُست روی سے نمٹنے کے لیے محتاط مالیاتی موقف اختیار کیا۔ مارچ 2020ء میں ختم ہونے والے سال کے دوران بھارت کی معاشی نمو 10 سال کی کم ترین سطح یعنی 4.2 فیصد تک گر گئی، اس کی وجہ گذشتہ برسوں کے برعکس بینکوں اور نان بینکوں کی جانب سے قرضوں کی کم فراہمی تھی، جس سے تعمیرات، گاڑیوں کے شعبے میں کمزوریاں اور بالعموم صارفی اخراجات میں کمی آئی۔[6]

یہ وہ ہمت آزما عالمی ماحول تھا جب کووڈ 19 نے پہلے چین کو (جنوری اور فروری 2020ء میں) متاثر کیا اور پھر مارچ تک یہ وبا دنیا بھر میں پھیل گئی۔ اس کے ردعمل میں دنیا بھر کی تمام حکومتوں نے نقل و حرکت پر سخت پابندیاں عائد کردیں، جس سے عالمی سطح پر خدمات کی صنعت شدید متاثر ہوئی–بالخصوص، خردہ فروشی، ہوابازی، سیاحت اور قیام و طعام کے شعبے۔ اس کے نتیجے میں ملازمتیں ختم ہونے سے صارفی قوتِ خرید میں کمی آئی، جس کے ہمراہ خردہ اسٹوروں کی بندش سے اشیاسازی کی سرگرمیاں اور مختلف اقسام کی مصنوعات کی طلب ماند پڑگئی۔ چنانچہ، برآمدی معیشتوں پر اس کے منفی اثرات پڑے، اگرچہ عالمی منڈی میں تیل کی تاریخی پست ترین قیمتوں نے اس دباؤ کو کسی حد تک زائل کردیا (**شکل 6.2**)۔ ابھرتی ہوئی صورتِ حال کے ساتھ مالی منڈیوں کی تغیرپذیری میں اضافہ ہوتا گیا، ایکوٹیاں گرتی گئیں، قرضوں کے تفاوت میں اضافہ ہوا، سرمایہ کاروں نے ابھرتی ہوئی منڈیوں سے سرمایہ کاری نکالنا شروع کردی، اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر کئی برسوں کی بلند سطح پر پہنچ گئی۔[7]

نتیجتاً، پاکستان سمیت کئی ایک ابھرتی ہوئی منڈیوں کو ادائیگیوں کے توازن کے چیلنج کا اچانک سامنا کرنا پڑا، کیونکہ برآمدی وصولیاں ختم اور جزدانی سرمایہ کاری کا انخلا شروع ہوگیا تھا، جس سے ان ممالک کے زرمبادلہ کے سرکاری ذخائر کے ساتھ ساتھ ڈالر کے مقابلے میں شرحِ مبادلہ پیرٹی پر دباؤ پڑا (**شکل 6.3**)۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت عامّہ کی رسد اور سہولتیں بڑھانے، نئے بیروزگاروں کی مالی مدد، اور سیالی رکاوٹیں دور کرکے کاروباری اداروں کو دیوالیہ پن سے بچانے کے لیے حکومتیں اخراجات کو بڑی حد تک بڑھانے پر مجبور ہوگئی تھیں۔ سرکاری مالی اخراجات اور ادائیگیوں کے توازن کے ان خطرات نے کئی معیشتوں کو عالمی مالی اداروں اور ان کے ساتھ ساتھ کمرشل

[5] جولائی تا دسمبر م س20ء کے دوران امریکہ میں اوسط نجی سرمایہ کاری میں 0.1 فیصد سال بسال کمی آئی۔ اس کے برعکس، اس مدت میں اوسط نجی صرف میں 2.5 فیصد سال بسال اضافہ ہوا (ماخذ: یو ایس بیورو آف اکنامک اینالسز)۔ ستمبر تا نومبر 2019ء کے دوران بے روزگاری کی شرح کم ہو کر 3.3 فیصد رہ گئی–جو دسمبر 1969ء کے بعد کم ترین سطح ہے (ماخذ: ہاور اینالیٹکس)۔

[6] بھارت نے 25 مارچ 2020ء کو لاک ڈاؤن نافذ کیا تھا، جس سے مراد ہے کہ 30 مارچ کو اختتام پذیر ہونے والے اس کے مالی سال کے صرف ایک ہفتے کی معاشی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔

[7] ڈالر انڈیکس کے مطابق ماپا ہوا (امریکہ کے ابھرتے ہوئے تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں تجارت کا وزن) امریکی فیڈرل ریزرو کی جانب سے شمار کیا ہوا۔

جدول 6.1: پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن

(ارب ڈالر)

	م س19ء	م س20ء	مطلق تبدیلی	م س20ء	
				جولائی تا فروری	مارچ تا جون
جاری کھاتے کا توازن	-13.4	-3.0	10.5	-2.7	-0.2
تجارتی توازن	-27.6	-19.9	7.7	-13.2	-6.7
برآمدات	24.3	22.5	-1.8	16.4	6.1
درآمدات	51.9	42.4	-9.5	29.6	12.8
خدمات کا توازن	-5	-2.8	2.1	-2.3	-0.5
بنیادی آمدن کا توازن	-5.6	-5.7	-0.1	-3.8	-1.8
ثانوی آمدن کا توازن	24.8	25.5	0.7	16.6	8.9
کارکنوں کی ترسیلاتِ زر	21.7	23.1	1.4	15.1	8
سرمایہ جاتی کھاتے کا توازن	0.2	0.3	0.1	0.2	0.1
مالی کھاتے کا توازن	-11.8	-7.7	4.1	-7.6	-0.1
پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری	1.4	2.6	1.2	1.9	0.7
پاکستان میں جزدانی سرمایہ کاری	-1.4	-0.5	-0.9	2.1	-2.7
دیگر سرمایہ کاری	-11.2	-4.8	6.4	-3.2	-1.6
خالص واجبات	11.2	4.6	-6.6	3.9	0.7
حکومت کی عمومی ادائیگیاں	2.3	5.8	3.5	4.5	1.3
اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر (اختتام-مدت)	7.3	12.1	4.9	5.5	-0.6
ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر (فیصدی) میں اضافہ (+)/ کمی (-)	-24.1	-4.8		3.8	-8.2

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

اور دوطرفہ قرض گار اداروں سے مدد لینے پر مجبور کر دیا۔ اس کے رد عمل میں عالمی مالی اداروں نے دباؤ کی شکار معیشتوں کے لیے گرانٹس اور قرضوں میں اضافہ کر دیا، اور رواں برس متاثرہ ممالک کے سرکاری دوطرفہ قرضوں کی ادائیگی مؤخر کرانے کی خاطر طریقہ کار وضع کرنے کے لیے جی 20 ممالک کو بھی ترغیب دلائی۔[8] اس کے نتیجے میں مئی کے دوران قرضوں کی ادائیگی معطل کرنے کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کا اعلان کیا گیا، جس کے تحت اہل ممالک کے مجموعی طور پر 12.1 ارب ڈالر کے قرضوں کی ادائیگی مؤخر ہونے کا امکان ہے۔[9]

چونکہ آخر جون تک عالمی مالی اداروں اور مختلف ملکوں کے اپنے اقدامات کے اثرات مرتب ہونا شروع ہوگئے، چنانچہ کئی ترقی یافتہ معیشتوں نے وبا کے پھیلاؤ پر قابو پالیا اور لاک ڈاؤن میں نرمی (قابل ذکر طور پر علاوہ از امریکہ) کا آغاز کر دیا۔ دریں اثنا، چین نے سب سے پہلے اس وائرس پر قابو پاکر صنعتی سرگرمیاں بحال کر دی تھیں، اس کے بعد جنوبی کوریا اور ویت نام پیش پیش رہے۔ مئی کے بعد سے عالمی ایکویٹی میں بھی بھرپور بحالی دیکھی گئی تھی، جس کی وجوہ لاک ڈاؤن میں نرمی اور ای کامرس اور ٹیکنالوجی کمپنیوں کی بھرپور آمدنی ہیں۔

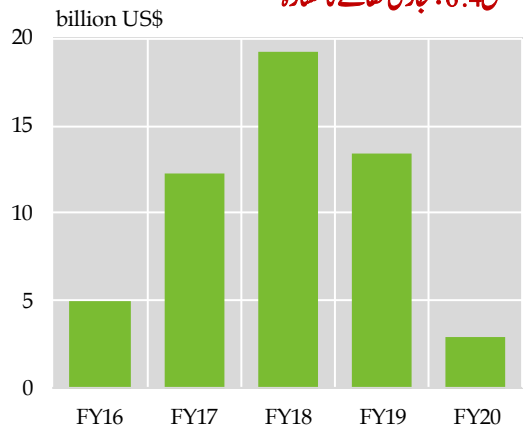
6.2 پاکستان کا توازن ادائیگی

م س20ء کے دوران ملک کے بیرونی کھاتے میں بہتری میں دو اہم پیش رفتوں کا عمل دخل ہے: اوّل، منڈی پر مبنی شرح مبادلہ کا نظام متعارف کرانا، جس نے کووڈ سے قبل تجارتی کھاتے میں بے قاعدگیوں کی تصحیح کرکے استحکام کے

[8] اپریل اور آخر جون 2020ء کے درمیان آئی ایم ایف نے رکن ممالک میں 87.8 ارب ڈالر تقسیم کیے؛ ورلڈ بینک 17 ارب ڈالر؛ اور ایشیائی ترقیاتی بینک 7.8 ارب ڈالر (جولائی کے آخر تک)۔ ماخذ: آئی ایم ایف لینڈنگ ٹریکر (10 اگست تک)؛ ورلڈ بینک (https://www.worldbank.org/en/news/factsheet/2020/05/11/debt-relief-and-covid-19-coronavirus) اور ایشیائی بینک (https://www.adb.org/news/adbs-covid-19-response-reaches-93-billion-end-july-2020)

[9] 16 اکتوبر 2020ء تک۔ ماخذ: عالمی بینک (https://www.worldbank.org/en/topic/debt/brief/covid-19-debt-service-suspension-initiative)

شکل 6.4: جاری کھاتے کا خسارہ



Source State Bank of Pakistan

خود کار عامل کے طور پر کام کیا، اور ساتھ ہی اس سے ملک میں قرضوں پر مبنی ملکی تمسکات میں ریکارڈ جزدانی سرمایہ کاری لانے میں مدد ملی۔ چوتھی سہ ماہی میں کووڈ کی وبا پھیلنے کے بعد اس طریقہ کار نے بیرونی مالکاری کی ملکی ضروریات کم کرکے سرمایہ کاری کے انخلا سے پیدا ہونے والے اثرات دھیمے کر دیے، کیونکہ اشیا اور خدمات کی درآمدات میں اچھی خاصی کمی کے باعث جاری کھاتے کا خسارہ پانچ سال کی نچلی ترین سطح تک پہنچ گیا تھا۔ اور دوسرا عامل جولائی 2019ء میں فنڈ میں توسیع کی سہولت (ای ایف ایف) ہے، جس سے سال کے دوران 1.4 ارب ڈالر کی براہ راست سرمایہ کاری کی راہیں کھلیں اور ساتھ ہی دیگر عالمی مالی اداروں اور نجی سرمایہ کاروں سے معاملات طے کرنے میں بھی سہولت ملی۔ جب کورونا وائرس کے وبائی بحران کا سامنا ہوا، تو دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی طرح پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر بھی دباؤ پڑا، جس کے تناظر میں پاکستان نے آئی ایم ایف کی فوری مالکاری سہولت سے 1.4 ارب ڈالر کے ہمراہ جی-20 کے پروگرام کے تحت قرضوں پر عارضی سہولت حاصل کی (**سیکشن 6.1**)۔

اس کے ساتھ ساتھ متعدد پالیسی اقدامات - بشمول بیگیج اسکیم (م س19ء میں متعارف کردہ) کے تحت کاروں کی درآمدات پر عائد پابندی کا تسلسل، قدرے مہنگے درآمدی ذرائع سے بجلی کی پیداوار کی سستے متبادلات پر منتقلی اور دستاویزیت کے اقدام کے تحت بھاری مالیت کی خریداری کو شناختی کارڈ جمع کرانے سے مشروط کرنا - م س20ء کے آغاز سے ہی درآمدات میں بڑی حد تک کمی کا موجب بنے۔ مزید برآں، ترسیلات زر باضابطہ ذرائع سے بھجوانے پر متعدد مراعات کا اعلان کیا گیا، جو م س20ء میں ان رقوم کے حجم میں نمایاں اضافے پر منتج ہوا۔

اگرچہ کووڈ کے عرصے میں بالخصوص برآمدات کے اندر کچھ تعطل دیکھا گیا، تاہم جاری کھاتے میں مسلسل بہتری آتی رہی اور جاری کھاتے کے خسارے میں سارا سال خاصی کمی آئی (**جدول 6.1**)۔ اس کے ہمراہ عالمی مالی اداروں سے رقوم کی آمد اور بیرونی نجی سرمایہ کاری کی مدد سے ملک میں زرمبادلہ کے سیال ذخائر آخر م س19ء کے 7.3 ارب ڈالر سے بڑھ کر آخر جون 2020ء تک 12.1 ارب ڈالر تک جا پہنچے۔

جاری کھاتہ

م س20ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ کم ہو کر 3.0 ارب ڈالر رہ گیا، جو گذشتہ برس کی بہ نسبت تقریباً ایک چوتھائی ہے (**شکل 6.4**)۔ یہ بہتری وسیع البنیاد تھی، کیونکہ تجارت، خدمات اور ثانوی آمدن کھاتے سب نے ہی گذشتہ برس کی بہ نسبت بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بنیادی آمدن کھاتے میں خسارہ ایک استثنا ہے، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں تھوڑا سا بڑھ گیا۔

بنیادی آمدنی

م س20ء کے دوران بنیادی آمدن کھاتے میں 5.7 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا، جو

جدول 6.2: بنیادی آمدن کھاتہ

ملین ڈالر

	سہ 4		م س19ء	م س20ء
	م س19ء	م س20ء		
بنیادی آمدن	**-1875**	**-1406**	**-5610**	**-5682**
براہ راست سرمایہ کاری	-1018	-636	-2916	-2598
جزدانی سرمایہ کاری	-284	-169	-673	-496
دیگر سرمایہ کاری	**-635**	**-637**	**-2281**	**-2792**
دیگر	62	36	260	204

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

م س20ء کی پہلی تین سہ ماہیوں میں 14.5 فیصد بڑھنے کے باوجود گذشتہ برس کی سطح کے آس پاس ہے (**جدول 6.2**)۔ م س20ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران کووڈ19 کی وبا پھیلنے کے بعد کے معاشی حالات تمام بڑے شعبوں، بشمول غذا، بجلی اور مواصلات، سے منافع کی منتقلی محدود کرنے کا باعث بنے۔ تاہم پورے م س20ء میں منافع کی منتقلی میں کمی کا فائدہ بھاری بیرونی قرضوں پر بلند سودی ادائیگیوں نے کلّی طور پر زائل کر دیا۔

جدول 6.3: خدمات کی تجارت

ارب ڈالر

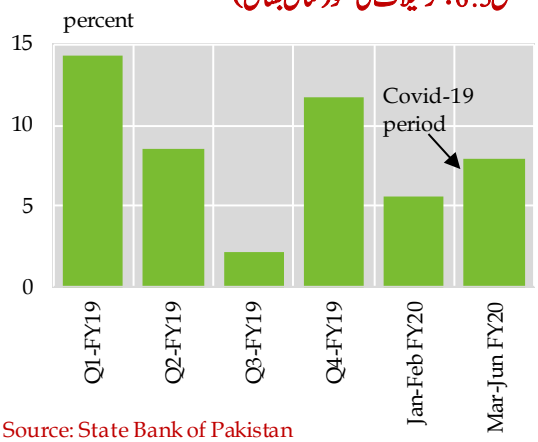
	جولائی تا جون م س19ء			جولائی تا جون م س20ء			سہ 4		
	آمدنی	اخراج	خالص	آمدنی	اخراج	خالص	م س19ء	م س20ء	تبدیلی
خدمات کا کھاتہ	6.0	10.9	-5.0	5.4	8.3	-2.8	-1.5	-0.4	1.1
جس میں									
ٹرانسپورٹ	0.9	3.6	-2.8	0.8	3.1	-2.3	-0.8	-0.5	0.3
سفری	0.4	1.7	-1.3	0.5	1.2	-0.7	-0.4	0.0	0.4
دیگر کاروباری خدمات	1.6	2.5	-0.9	1.3	2.5	-1.2	-0.4	-0.3	0.1

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

خدمات کا کھاتہ

خدمات کے تجارتی کھاتے کا خسارہ گذشتہ برس کے 5 ارب ڈالر کی بہ نسبت م س20ء میں 43.1 فیصد کم ہو کر 2.8 ارب ڈالر رہ گیا (**جدول 6.3**)۔ اس بہتری کی بڑی وجہ خدمات کی درآمدات میں کمی ہے، گو کہ سال کے دوران خدمات کی برآمدات میں بھی تھوڑی سی کمی آئی تھی۔

شکل 6.5: ترسیلات کی نمو (سال بسال)



Source: State Bank of Pakistan

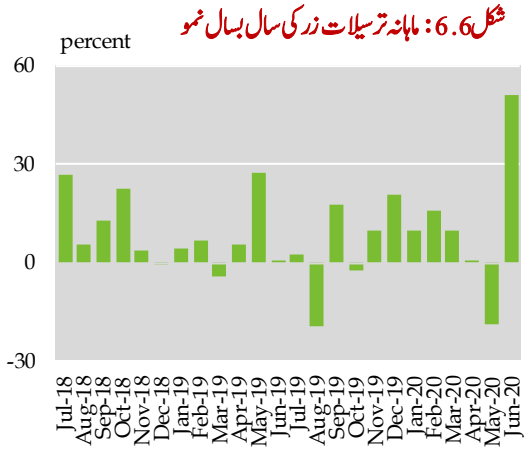
درآمدات میں تقریباً 50 فیصد کمی سفری اور ٹرانسپورٹ سروسز سے آئی۔ اگرچہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی کے باعث خدمات کی درآمدی طلب تھوڑی گھٹ گئی، اس بہتری کا بڑا حصہ چوتھی سہ ماہی میں لاک ڈاؤن سے منسوب کیا جاتا ہے، جب پاکستان اور دیگر ممالک دونوں میں سفری سہولتیں تقریباً جامد ہو گئی تھیں۔ مزید برآں، م س20ء میں اشیا کی درآمدات میں مسلسل کمی بار برداری کی خدمات کی خالص درآمدات میں 8.9 فیصد کمی پر منتج ہوئی۔

کارکنوں کی ترسیلات زر

م س20ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر 6.4 فیصد نمو کے باعث بڑھ کر 23.1 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ چوتھی سہ ماہی کے دوران ترسیلات زر میں 7.3 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، جو پورے سال کی نمو سے زیادہ تھا (**شکل 6.5**)۔

یہ امر ان تخمینوں کے برعکس ہے، جن کے مطابق کووڈ19 کی وبا کی لہر کے ساتھ ساتھ دنیا بھر سے ترقی پذیر ملکوں کو بھیجی جانے والی ترسیلات زر کے بہاؤ میں بڑی کمی آئے گی۔[10] خلیج تعاون تنظیم (جی سی سی) کے ممالک، بالخصوص سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں نچلے طبقے کے پاکستانی کارکنوں کی بڑی تعداد موجود ہے، اس لیے پاکستان کو بھیجی جانے والی ترسیلاتِ زر میں خاص طور پر کمی متوقع تھی۔ چونکہ جی سی سی ممالک تیل کی گرتی ہوئی قیمتوں اور وبائی لاک ڈاؤن کے سبب معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے دہرے

شکل 6.6: ماہانہ ترسیلات زر کی سال بسال نمو



Source: State Bank of Pakistan

[10] عالمی بینک کے تخمینے کے مطابق 2020ء میں پست اور متوسط آمدنی والی معیشتوں کی ترسیلات زر میں 20 فیصد کمی آنے کا امکان ہے (مائیگریشن اینڈ ڈویلپمنٹ بریف 32، اپریل 2020ء)۔

بحران سے گذر رہے تھے، اس لیے ان خطوں سے ترسیلاتِ زر پر منفی اثر پڑنے کی توقع تھی۔[11]

ان تخمینوں کے باوجود ترسیلاتِ زر میں چوتھی سہ ماہی کے دوران حقیقتاً اضافہ ہوا، جون 2020ء میں 51.5 فیصد نمو ہوئی، جس نے مئی 2020ء کے دوران رقوم کی آمد میں 19.0 فیصد کمی کا ازالہ کر دیا (**شکل 6.6**)۔ اپریل اور مئی میں سخت لاک ڈاؤن کا نفاذ، بالخصوص خلیج تعاون تنظیم کے ممالک میں عید الفطر کے موقع پر غیر ملکیوں کے رقوم بھجوانے پر پابندی عائد تھی، جن کی ترسیل مشرق وسطیٰ میں لاک ڈاؤن نرم ہونے کے بعد جون کے مہینے میں کی گئی۔ مزید برآں، عالمی پروازوں کی جزوی بحالی کے باوجود، سرحدوں کے آر پار نقل و حرکت محدود رہی، جس کے باعث رقوم کی ترسیل کے لیے باضابطہ ذرائع کا استعمال بڑھ گیا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ایسا اُس وقت ہو رہا تھا، جب بیرون ملک مقیم پاکستانی کارکنوں کو ملازمتوں سے برطرف کیا جا رہا تھا اور وہ پاکستان واپس آ رہے تھے۔ اس موقع پر حکومت نے وطن واپس آنے والے افراد کو ملکی لیبر مارکیٹ میں کھپانے کے لیے ایک طریقہ کار تشکیل دینا شروع کیا (**باکس 6.1**)۔

باکس 6.1: کووڈ19 اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی جبری واپسی: حکومتی لائحہ عمل اور درپیش چیلنجز

اس باکس میں پاکستانیوں کے لیے بیرون ملک ملازمتوں کے موقعوں کے حوالے سے کووڈ19 کے اثرات کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے، بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی وطن واپسی پر انہیں ملکی لیبر مارکیٹ میں شامل کرنے کی حکمت عملی کی وضاحت اور بین الاقوامی تنظیم برائے مہاجرین (آئی او ایم) کے فریم ورک سے اخذ کردہ سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

عالمی ملازمت منڈی

عالمی ادارۂ محنت (آئی ایل او) کے ماڈل پر مبنی تخمینوں کے مطابق کورونا وبا کے بحران سے پہلے کے دور (19ء کی چوتھی سہ ماہی) کی بہ نسبت م س20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران عالمی اوقات کار میں 5.4 فیصد (تقریباً 155 ملین کل وقتی ملازمتوں کے مساوی) کمی آئی ہے۔[12] 2020ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران عالمی اوقات کار میں مزید 14.0 فیصد سال بسال کمی کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو 400 ملین کل وقتی ملازمتوں کے برابر ہے۔ اس سے سب سے زیادہ امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، جرمنی اور فرانس جیسے ممالک متاثر ہوئے۔

تارکین وطن کے حامل ممالک جیسے خلیجی ممالک میں تقابلی معلومات کی دستیابی ایک چیلنج ہے، تاہم آئی ایل او کے تخمینوں کے مطابق 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ خطہ لاک ڈاؤن اور کاروباری اداروں کی بندش سے شدید متاثر ہوا۔ لیبر مارکیٹ میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والا طبقہ 1.6 ارب غیر رسمی معیشت کے کارکنوں پر مشتمل ہے۔ کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے خوف کی وجہ سے تقریباً تمام ملکوں نے اپنی سرحدیں بند اور سفری پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ پروازوں کی اچانک معطلی نے تارکین وطن اور سفر کرنے والوں کے لیے اپنے آبائی ممالک میں واپسی تقریباً ناممکن بنا دی، اور ہزاروں افراد ایئر پورٹس اور سرحدوں پر پھنس گئے۔ یہ حالات ان کارکنوں کے لیے زیادہ دشوار ہو گئے، جنہیں میزبان ممالک میں اچانک برطرفی کا سامنا کرنا پڑا اور جو ملازمتوں سے مشروط ویزوں، رہائش اور طبی سہولتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔

جدول 6.1.1: کام/ہجرت کی غرض سے بیرونِ ملک منتقل جانے والے پاکستانیوں کی تعداد

	دسمبر 2017ء تک بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی تعداد*	کام/ہجرت کی غرض سے بیرون ملک جانے والے افراد (2018ء تا 2020ء کے دوران)**
سعودی عرب	2600000	681844
متحدہ عرب امارات	1500000	745202
عمان	271143	104899
قطر	140000	57900
بحرین	117000	25729
کویت	107575	1407
ملائیشیا	75235	30650
برطانیہ	1470000	دستیاب نہیں
امریکہ	1000000	دستیاب نہیں
کینیڈا	350000	23000
آسٹریلیا	100000	دستیاب نہیں
دیگر ممالک	1109779	10613
کل	8840732	1681244

* اقامت، کام اور تعلیمی مقاصد کے لیے بیرون ملک جانے والے پاکستانیوں کی تعداد، ** برطانیہ، امریکہ، کینیڈا اور آسٹریلیا کے اعداد و شمار بنیادی طور پر مستقل رہائش کی تصویر کشی کرتے ہیں۔

اعداد و شمار کا ماخذ: بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ائمپلائمنٹ

[11] آئی ایم ایف کا تخمینہ تھا کہ خلیج تعاون کونسل کے ملکوں کی حقیقی جی ڈی پی نمو 2020ء کے دوران 7.1 فیصد سکڑ جائے گی (ماخذ: آئی ایم ایف علاقائی اقتصادی منظر نامہ، مشرق وسطیٰ اور وسط ایشیا، جولائی 2020ء)۔ یہ ممالک تیل کی پست قیمتوں کے ساتھ ساتھ سیاحت اور اُن کاروباروں میں شدید مسائل کا سامنا کر رہے تھے جہاں بیشتر غیر ملکی ملازمین کام کرتے ہیں۔ چنانچہ تارکین کی بڑی تعداد کو فارغ کر دیا گیا جو پاکستان واپس آ گئے۔

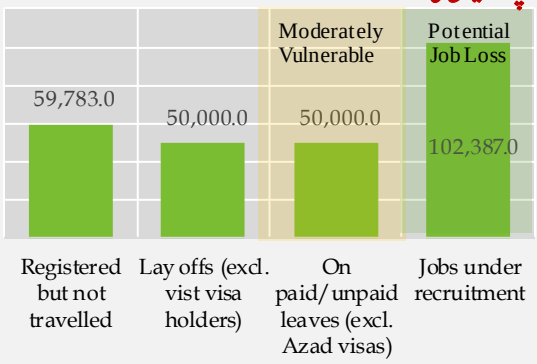
[12] ماخذ: عالمی ادارۂ محنت مانیٹر: "کووڈ-19 اور دنیا میں کام کاج کی صورتِ حال"۔ پانچواں ایڈیشن تازہ ترین تخمینے اور تجزیے، 30 جون 2020ء۔ اس تخمینے کے تحت ہفتہ 48 گھنٹے کے اوقات کار پر مشتمل ہے۔

پاکستانی تارکین وطن کے موجودہ افراد پر کووڈ کے اثرات

بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ (بی ای اینڈ او ای) کے باقاعدہ تخمینوں کے مطابق دسمبر 2017ء تک 8.8 ملین پاکستانی بیرون ملک مقیم تھے۔ ان میں سے 54 فیصد افراد خلیجی ممالک میں سکونت پذیر تھے جبکہ بقیہ دیگر ممالک جیسے یورپ، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا اور آسٹریلیا میں مقیم تھے۔ مزید برآں، گذشتہ تین برسوں کے دوران تقریباً 1.7 ملین افراد نے مختلف علاقوں کا رخ کیا، جن میں سے 98 فیصد روزگار کے لیے خلیجی ممالک گئے اور صرف تھوڑے سے افراد بلند آمدنی والے ممالک میں مستقل رہائش کے لیے گئے (**جدول 6.1.1**)۔

کووڈ19 بحران کے دوران بی ای اینڈ او ای کے ریکارڈز نے کئی ذرائع سے پاکستانی تارکین وطن کی ملازمتوں کے ممکنہ خاتمے کا انکشاف کیا (**جدول 6.1.1**):

شکل 6.1.1: ملازمت سے برطرف اور برطرفی کے خطرے سے دوچار پاکستانیوں کی تعداد



Source: Bureau of Emigration and Overseas Employment

(i) بیرون ملک ایک لاکھ زائد ملازمتیں، جن کی بھرتی کا عمل پاکستان میں جاری تھا، کووڈ کی وجہ متاثر ہوئیں، جب تک ان ملازمتوں کے منصوبے بحال نہیں ہوتے، ان کی بحالی نہیں ہوگی۔ بی ای اینڈ او ای نے اس زمرے کی ملازمتوں کے خاتمے کا امکان ظاہر کیا ہے۔

(ii) مختلف ممالک میں تقریباً پچاس ہزار تارکین وطن کو چھانٹی کا سامنا کرنا پڑا۔ قلیل مدت میں ان کی بحالی کا امکان موجود نہیں ہے، لہٰذا یہ صورتِ حال نہایت سنگین ہے۔

(iii) تقریباً 60 ہزار پاکستانی جنہیں بیرون ملک ملازمتیں مل چکی تھیں لیکن وہ سفری پابندیوں اور پروازوں کے آپریشن کی معطلی کے سبب بیرون ملک نہ جاسکے۔ بی ای اینڈ او ای ان ملازمتوں کی صورتِ حال کو بھی خاصا دگرگوں قرار دیتا ہے۔

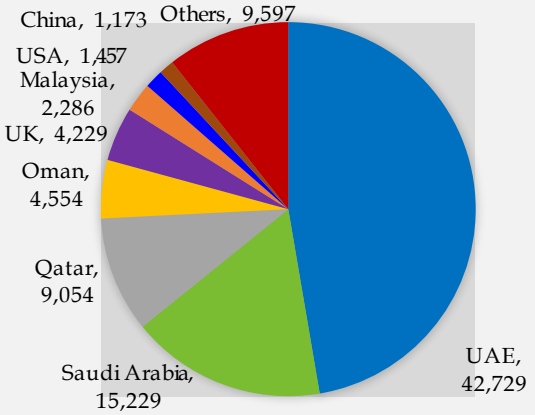
(iv) اس کے ساتھ ساتھ 50 ہزار تارکین وطن (علاوہ از آزاد ویزہ) 20 جون 2020ء کو مع معاوضہ / بلا معاوضہ چھٹیوں پر وطن واپس لوٹے۔ ان کارکنوں کو نوکریوں سے فارغ تو نہیں کیا گیا لیکن ان کی ملازمتوں پر خطرے کی تلوار لٹک رہی ہے۔

واپس آنے والے بیشتر کارکنوں کو لاک ڈاؤن کے نتیجے میں ملازمت سے منسلک آمدنی کی مستقل بندش مع قانونی حیثیت، رہائش اور طبی سہولتوں کے خاتمے کا سامنا ہے۔ جبری برطرفیوں کی صورت میں کارکنوں کو زرِ تلافی اور دیگر واجبات بھی نہیں ملے، چنانچہ اپنے خرچے پر سفری اخراجات برداشت کرنے میں انہیں مشکل پیش آئی۔ مختلف مقامات پر پھنسے ہوئے پاکستانیوں کے حالیہ اعداد و شمار کا جھکاؤ خلیجی خطے کی طرف ہے کیونکہ 91 فیصد افراد صرف دو ممالک سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں ہیں (**شکل 6.1.2**)۔

مختلف ملکوں میں پھنسے پاکستانیوں کی فوری واپسی کی حکمت عملی

ابتدائی طور پر مختلف ملکوں میں پھنسے پاکستانیوں کو فوری واپس لانے کی حکومتی استعداد محدود تھی، اور جامع اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں متعلقہ حکام کو ایسے شہریوں کی تلاش میں متعدد چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں کورونا وائرس کی ٹیسٹنگ کی استعداد بھی نہیں تھی، جس سے واپس آنے والے تمام تارکین وطن کی طلب پوری ہوسکتی۔

شکل 6.1.2: پاکستانی تارکین کی واپسی بلحاظ ملک



Source: NCOC/MOFA

مارچ 2020ء میں حکومت نے نیشنل کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر (این سی او سی) قائم کیا، جس کا کام تمام فریقوں اکٹھا کرنا اور کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے خلاف قومی لائحہ تشکیل دینے کی غرض سے قومی سطح پر کی جانے والی کوششوں میں اتحاد اور تعاون کی فضا پیدا کرنا ہے۔ این سی او سی نے بیرون ملک پھنسے ہوئے شہریوں کو واپس لانے کے فریم ورک کی تشکیل اور نفاذ میں اہم کردار ادا کیا۔ فضائی سفر بند ہونے کی وجہ سے کلیدی اقدامات شروع کرنے کے لیے کچھ وقت میسر آگیا، جیسے بیرون ملک پھنسے تارکین کا اندراج، مختلف ہوائی اڈوں اور شہروں میں قرنطینہ کی تنصیبات کا قیام، کورونا ٹیسٹنگ کی استعداد میں اضافے اور نشاندہی اور تلاش کا طریقہ کار تشکیل دینا۔ یہ تمام عمل سفارتخانوں، بیرون ملک مشنز، وزارت خارجہ، وزارت بیرون ملک مقیم پاکستانی، وزارت صحت، وزارت ہوابازی، ضلعی انتظامیہ، ایف آئی اے اور مسلح افواج کی مشترکہ کاوشوں اور تعاون کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا۔ تمام ضروری اقدامات کرنے کے بعد حکومت

نے بیرون ملک پھنسے پاکستانیوں کی وطن واپسی کے لیے خصوصی پروازوں کا اہتمام کیا؛ اس آپریشن میں قومی ایئرلائن کی 490 خصوصی پروازوں کے ذریعے 90 ہزار 308 شہریوں (اپریل تا جون 2020ء کے دوران) کو وطن واپس لایا گیا (**شکل 6.1.2**)۔

کووڈ 19 کے دوران وطن واپس آنے والے کارکنوں کو دوبارہ جذب کرنے کا عمل تیز ہو جانا چاہیے

میزبان معیشتوں میں متوقع لاک ڈاؤن کے پیش نظر تارکین وطن کی کئی ممالک میں کچھ عرصہ بیروزگاری کی شرح بلند رہنے کی توقع ہے۔ یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ کووڈ 19 سے پہلے بھی تارکین وطن کی اہم ممالک بشمول سعودی عرب، کویت و دیگر میں داخلی اصلاحات کے آغاز اور مقامی کارکنوں کی بھرتی کی حوصلہ افزائی کے لیے ہمہ گیر اقدامات کیے گئے تھے۔ خلیج تعاون تنظیم کے کئی ممالک نے مقامی ملازمین کو برقرار رکھنے کی غرض سے فراخ دلانہ مالی پیکیجوں کی پیشکش کی اور بالواسطہ طور پر غیر ملکی ملازمین کی حوصلہ شکنی کی۔ اب کووڈ 19 کے بحران کے ساتھ ساتھ خام تیل کی طلب اور منڈی کی دگرگوں صورتِ حال نے تیل برآمد کرنے والی معیشتوں کی اقتصادی حالت کو مزید کمزور کر دیا۔ ایسے حالات میں پاکستان کے بیرون ملک موجود ملازمین کی سطح مکمل طور پر بحال ہوتی نظر نہیں آرہی، کم از کم آئندہ دو سال تک۔

اس پس منظر میں افرادی قوت برآمد کرنے والے ممالک نے واپس آنے والے تارکین وطن کو ملکی لیبر مارکیٹ میں دوبارہ جذب کرنے پر توجہ دینی شروع کر دی ہے۔ متعدد ممالک بشمول انڈونیشیا، فلپائن، کمبوڈیا، میکسیکو اور سری لنکا قومی قانون سازی اور پالیسی فریم ورک برائے مہاجرین کے تحت واپس آنے والے تارکین وطن کو دوبارہ جذب کرنے کے لیے قومی فریم ورکس پر عمل پیرا ہیں۔ یہ موجودہ فریم ورکس واپس آنے والے تارکین وطن کے لیے پائیدار خدمات کی فراہمی کو فروغ دیتے اور یقینی بناتے ہیں۔ آئندہ مہینوں میں واپس آنے والے ہزاروں تارکین وطن کو مالی اعانت، کاروباری سہولتوں، ہنر (اسکلز) کی تازہ کاری اور ملازمت کے دوبارہ آغاز کی صورت میں اسی قسم کی معاونت کی ضرورت پیش آئے گی۔ چنانچہ تارکین وطن کی بڑی تعداد میں واپسی کے سماجی اور معاشی اثرات کا تدارک اور ان کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے صوبائی اور وفاقی سطح پر اچھی منصوبہ بندی اور تعاون پر مبنی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

وزارت بیرون ملک مقیم پاکستانی اور انسانی وسائل (او پی ایچ آر ڈی) نے متعلقہ فریقوں بشمول وزارت خارجہ اور بی ای او ای کی مشاورت سے ان کے انجذاب کی حکمت عملی تشکیل دینی شروع بھی کر دی ہے۔ منصوبے کے تحت مختلف ایجنسیاں جیسے چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کی ترقی کے لیے قائم ادارہ (اسمیڈا)، این اے وی ٹی ٹی سی، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، بیرون ملک پاکستانیوں کی فاؤنڈیشن اور نیشنل یوتھ ڈویلپمنٹ فریم ورک بھی واپس آنے والے تارکین وطن کو مدد فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں:

(i) **واپسی:** یہ عمل اثرات کا جائزہ لینے کے لیے اعداد و شمار جمع اور مرتب کرنے اور لیبر کی ہجرت کی دشواریاں دور کرنے اور تمام متعلقہ فریقوں سے اس کے تبادلے پر مشتمل ہے۔ واپس آنے والے تارکین وطن کے ذاتی کوائف جمع کرنے کے عمل میں، جسے بعد ازاں ملکی اور غیر ملکی ایئر لائنیں استعمال کرتی ہیں، وزارت خارجہ کا مرکزی کردار ہے۔ حکومت ایئر پورٹس، مراکز اور گھروں پر واپس آنے والے تارکین وطن کے لیے قرنطینہ کے مناسب انتظامات یقینی بناتی ہے۔

(ii) **انجذاب:** اس عمل میں واپس آنے والے تارکین وطن کو ہنر اور اسناد سے نواز کر ملکی اور غیر ملکی مارکیٹ میں ملازمت دلوانے میں سہولت دینا شامل ہے۔ واپس آنے والے تارکین وطن کو او ای سی کی ویب سائٹ کے ایک مخصوص لنک پر اندراج کرانا ہوتا ہے، جس میں مختلف نوعیت کے ذاتی کوائف جیسے ہنر کی سطح، تعلیم، واپسی کی وجہ وغیرہ۔ اندراج کے اعداد و شمار احساس پروگرام، این اے وی ٹی ٹی سی، این وائی ڈی ایف، اسمیڈا اور ای او پی آئی کو فراہم کیے جائیں گے۔

(iii) **شکایتی دعوے:** شکایتوں کے ازالے کا طریقہ کار واپس آنے والے تارکین وطن کو زرِ تلافی، ریٹائرمنٹ اور دیگر واجبات کی وصولی یقینی بناتا ہے۔ واپس آنے والے تارک وطن کی جانب سے واجبات کی عدم ادائیگی کی شکایت درج ہوتے ہی وزارت بیرون ملک مقیم پاکستانی اور دیگر متعلقہ حکام شکایتوں کے جلد ازالے کے لیے قانونی کارروائی کر سکتے ہیں۔

(iv) **سماجی شمولیت:** اس کے تحت واپس آنے والے تارکین وطن کو این وائی ڈی ایف کے توسط سے کاروبار کا آغاز کرنے کے لیے قرضے اور احساس کیش ٹرانسفرز کے ذریعے ہنگامی طور پر رقم فراہم کر کے سماجی تحفظ کے دائرے میں لایا جاتا ہے۔ جس کے تحت ایسے افراد کے بچوں کی اسکول فیسوں کی ادائیگی میں بھی مدد کی جائے گی۔

انجذاب کی منصوبہ بندی، عملدرآمد اور نگرانی: آئی او ایم (اقوام متحدہ) فریم ورک کے چند رہنما خطوط

یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ متعلقہ حکام واپس آنے والے تارکین وطن کو جذب کرنے کی حکمت عملی کے عمومی خدوخال کا تعین کر چکے ہیں، اب یہ لازمی ہے کہ اس حکمت عملی پر مؤثر عملدرآمد کے لیے ایک ایک کر کے اقدامات کا تعین اور کارکردگی کے اظہاریے تشکیل دیں۔ مزید برآں، ہم سمجھتے ہیں کہ واپس آنے والے تارکین وطن کے اعداد و شمار کے انتظام اور جغرافیائی میپنگ کا اہم کردار ہوگا۔ ہنرمند بنانے والے اداروں کے ساتھ ساتھ اور وہ جو صرف بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے ہیں، ہم واپس آنے والے تارکین وطن کی ملکی معیشت میں شمولیت کے لیے بینکاری نظام اور ایس ای سی پی کا اہم کردار بھی دیکھتے ہیں۔ اس عمل میں، انجذاب میں معاونت کے حوالے سے بین الاقوامی ادارہ برائے مہاجرین (آئی او ایم) کے رہنما خطوط مجوزہ حکمت عملی کے لیے ٹھوس بنیاد فراہم کر سکتے ہیں۔

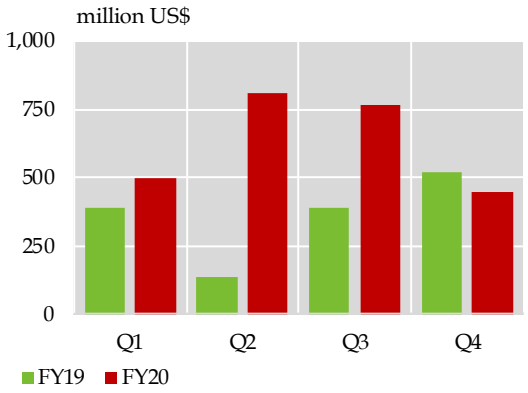
- حکومت نے واپس آنے والے تارکین وطن کے کوائف کا ڈیٹا بیس بنانا شروع کر دیا ہے اور موجودہ ہنر اور تعلیمی سطح، پیشے کی نوعیت، ملازمت کی نوعیت وغیرہ کا ریکارڈ جمع کر رہی ہے۔ اس ڈیٹا بیس میں واپس آنے والے تارکین وطن کے دیگر کوائف بشمول ان کی موجودہ سماجی و معاشی صورت حال، غیر ملکی آجروں کے خلاف واجبات / شکایات، مالی ضروریات، رجحانات اور دلچسپیاں بھی شامل کی

جاسکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں موجودہ ملازمت اور کاروباری مواقع، ترقی کے ممکنہ شعبے اور مقامی ایکو سسٹم شامل کیے جاسکتے ہیں۔ معلومات کا انضمام تارکین وطن کے شواہد پر مبنی انجذاب کا پروگرام تشکیل دینے اور ان کی ضروریات کو موجودہ وسائل اور مواقع سے ہم آہنگ بنا سکتا ہے۔

- انفرادی سطح پر کیس مینجمنٹ کا طریقہ واپس آنے والے تارکین وطن کی مالی اور صحت کی صورت حال وغیرہ جیسی انفرادی کمزوریوں کے تدارک کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے ذریعے انفرادی حالات جیسے ہجرت کے تجربات، واپسی کی وجہ، ہنر کی موجودہ سطح، تارکین وطن کی استعداد، نقد کی صورت میں مالی اعانت، اخلاقی مدد یا دیگر سہولتی اقدامات کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسکل ڈویلپمنٹ اور ووکیشنل ٹریننگ، ملازمتوں کے حصول، کاروبار بڑھانے کے لیے مدد، بینکاری، خدمات اور قرضوں وغیرہ تک رسائی میں بھی سہولت فراہم کی جاسکتی ہے۔
- ایسی صورت میں جب واپس آنے والے تارکین وطن کی بڑی تعداد کسی مخصوص علاقے یا برادری سے تعلق رکھتی ہو، وہاں مقامی آبادی بشمول تارکین وطن کے اہل خانہ کے خدشات دور کرنے کے لیے برادری کی سطح کے اقدامات بروئے کار لائے جاسکتے ہیں۔ برادری کی سطح پر معاشی انجذاب کو تقویت دینے کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں، جیسے زرعی کوآپریٹو فارموں کی صورت میں مشترکہ آمدنی اکٹھی کرنے کی سرگرمیاں، کاریگروں کے گروپس، نوجوانوں کے روزگار کے پروگرام وغیرہ اور مالی مدد کی سرگرمیاں جیسے اجتماعی سرمایہ کاری اسکیمیں، اجتماعی طور پر چھوٹے قرضوں کی فراہمی، اجتماعی بچت اسکیمیں وغیرہ۔
- تخمینہ کاری کے بعد کردار اور ذمہ داریاں تفویض ہوتے ہی وزارتوں اور اداروں کو مختلف مگر ایک دوسرے سے منسلک ترتیب وار سرگرمیوں کا لائحہ عمل تشکیل دینا چاہیے، جو واپس آنے والے تارکین وطن کے اندراج اور ریکارڈ مرتب کرنے سے شروع ہوں اور سماجی تحفظ کا احاطہ، شکایات کے ازالے کا طریقہ کار آسان بنانے اور موجودہ ہنر کے لیے سرٹیفکیٹ اور اعترافی سند کی فراہمی یقینی بنانے پر مشتمل ہوں۔
- اہداف کے جائزے اور نگرانی کی غرض سے ہر سطح پر اقدامات کے لیے ایک نظری فریم ورک تشکیل دیا جانا چاہیے۔ نگرانی اور جائزے کے ضابطے مختلف مراحل پر منصوبہ بند سرگرمیوں کی حالیہ پیش رفت اور مخصوص پروگراموں کے نفاذ میں حائل رکاوٹوں کی شناخت کرنے میں پالیسی سازوں کی معاونت کرسکتے ہیں۔
- کمرشل بینک اور خردمالکاری (مائیکروفنانس) ادارے معیشت کو سہارا دے کر پہلے ہی کووڈ 19 کے اثرات کم کرنے میں کلیدی کردار ادا کررہے ہیں۔ یہ خدمات واپس آنے والے تارکین وطن اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے اہل خانہ کو فراہم کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح واپس آنے والے تارکین وطن کو نئے کاروبار کے قیام میں سہولت اور ٹیکس ایمنسٹی کی پیشکش کرنے کے ایس ای سی پی اور ٹیکس اتھارٹیز کے کردار پر بھی غور وخوض کیا جاسکتا ہے۔
- کووڈ بحران کے اچانک سر اٹھانے کے پیش نظر، اگرچہ قلیل تا وسط مدتی منصوبہ بندی معقول دکھائی دیتی ہے، تاہم ہجرت کی ہمہ گیر قومی پالیسی اپنانے کے لیے طویل مدتی حکومتی لائحہ عمل تشکیل دیا جانا چاہیے۔ جبری واپسی کی صورت میں بیرون ملک مقیم پاکستانی کارکنوں کے مسائل حل کرنے کے لیے موجودہ لائحہ عمل کوئی جامع حکمت عملی فراہم نہیں کرتا۔
- پالیسی کو مزید مؤثر بنانے کی غرض سے حکومت کو ہجرت سے متعلق امور میں گورننس فریم ورک میں لازمی طور پر بہتری لانی چاہیے۔ آئی ایل او کے تخمینے کے مطابق پاکستان میں ایسے آپریشنوں کو فی الوقت کئی طرح کی مشکلات کا سامنا ہے، جیسے باقاعدہ نظام کی عدم موجودگی، کمزور معیار بند ضابطہ کار (ایس او پیز)، نامناسب تربیت یافتہ عملہ اور مختلف محکموں کے درمیان تعاون کا فقدان۔[13]

پالیسی کے تناظر میں حکومت نے گذشتہ برس متعدد اقدامات کیے، جو کووڈ 19 کے دوران مزید پختہ ہوئے، ہوسکتا ہے کہ انہوں نے بھی باضابطہ ذرائع سے ترسیلات زر بھجوانے کا عمل بڑھانے میں کچھ معاونت کی ہو۔[14] ان میں درج ذیل شامل ہیں: (i) کم مالیت کی ترسیلات زر بھیجنے والوں کو ٹی ٹی چارجز کی واپسی کی اسکیم میں شامل کرنے کے لیے ٹرانزیکشن کی حد 200 ڈالر سے کم کرکے 100 ڈالر کرنا، (ii) مالی اداروں کے لیے مراعاتی اسکیم کے دائرے کو وسیع کرنا، (iii) اسٹیٹ بینک اور پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو ٹو (پی آر آئی) کا ٹیکنالوجی پر مبنی زری ترسیل کی متعدد کمپنیوں کو شامل کرنا، اور (iv) ترسیلات بھیجنے اور وصول کرنے کے لیے، ڈجیٹل چینلز پر توجہ دیتے ہوئے، مؤثر تشہیری مہمات بروئے کار لانا۔

شکل 6.7: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی سہ ماہی وار خالص آمد



Source: State Bank of Pakistan

مالی کھاتہ

م س 20ء میں 7.7 ارب ڈالر کی رقوم کی آمد درج کی گئی جو م س 19ء کے 11.8 ارب ڈالر کی بہ نسبت 34.6 فیصد کم ہیں۔ اگرچہ کووڈ وبا کے پھیلنے سے بیرونی جزدانی سرمایہ میں اضافہ تھم گیا، بااین ہمہ بیرونی براہ راست سرمایہ

[13] عالمی ادارۂ محنت (2016ء)، "دادرسی کے لیے کہاں جائیں: بیرون ملک مقیم پاکستانی کارکنوں کی ملک اور خلیج تعاون تنظیم کے ممالک میں انصاف تک رسائی۔"

[14] تفصیلات کے لیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی رپورٹ برائے تیسری سہ ماہی م س 20ء دیکھیے۔

کاری اور دیگر واجبات کے زمرے میں رقوم کی آمد بڑی حد تک اس اثر سے عاری رہیں۔ درحقیقت، بیرونی واجبات میں رقوم کی خالص آمد پست رہی، کیونکہ م س20ء میں خام قرض گیری اور واپسی دونوں گذشتہ سال کی بہ نسبت بلند رہیں۔

جدول 6.4: پاکستان میں بلحاظِ شعبہ خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

ملین ڈالر

	م س18ء	م س19ء	م س20ء	سہ 4	
				م س19ء	م س20ء
بجلی	1179.5	-323.9	764.3	29.2	21.9
تعمیرات	40.4	70.2	20.7	14.6	9.0
مالی کاروباری	400.3	286.5	273.8	38.9	63.3
تیل و گیس کی تلاش	372.0	349.8	311.4	82.1	93.1
دواسازی	15.9	63.2	34.6	8.1	6.0
مواصلات	100.1	-77.6	622.5	79.8	157.7
برقی مشینری	22.2	153.4	164.3	37.8	10.1
ٹیکسٹائل	49.7	76.8	37.7	23.0	6.3
دیگر	600.3	764.0	332.1	143.8	60.6
مجموعی	**2780.3**	**1,362.4**	**2,561.2**	**457.3**	**428.0**
جس میں					
سی پیک	1064.7	-267.6	724.2	39.5	15.6
علاوہ از سی پیک	1715.6	1630.0	1837.0	417.8	412.4

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

م س20ء کے دوران پاکستان میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 88 فیصد اضافے سے 2.6 ارب ڈالر تک جاپہنچی، جبکہ م س19ء میں 1.4 ارب روپے موصول ہوئے تھے۔ دراصل، م س20ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 136 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ چوتھی سہ ماہی کے دوران اس میں تھوڑی سی کمی آئی (**جدول 6.4**)۔ م س20ء کی چوتھی سہ ماہی میں خالص براہ راست بیرونی سرمایہ کاری تھوڑی سی کم ہوئی، جو م س20ء کی دوسری سہ ماہی میں عالمی سطح پر بیرونی سرمایہ کاری میں ہونے والی نمایاں کمی کے رجحان کے برعکس تھا۔ دنیا بھر کی حکومتوں نے کووڈ 19 کے خطرے کے باعث لاک ڈاؤن، بالخصوص چوتھی سہ ماہی میں، نافذ کیے، جس سے عالمی سطح پر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سُست روی کا شکار ہوگئی۔ اقوام متحدہ کانفرنس برائے تجارت و ترقی (یو این سی ٹی اے ڈی) (2020ء) کے مطابق عالمی سطح پر گرین فیلڈ (نو آبادکاری) منصوبوں میں نئی سرمایہ کاری اور اداروں کے بین الاقوامی انضمام اور خریداری میں گذشتہ سال کی بہ نسبت 2020ء کے ابتدائی مہینوں میں 50 فیصد سے زائد کمی ہوئی۔[15] اس کے ساتھ ساتھ انفراسٹرکچر کی نئی سرمایہ کاری میں 40 فیصد سے زائد کمی ہوئی۔ مزید برآں، چونکہ مجموعی عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں باز سرمایہ کاری کا حصہ 50 فیصد سے زیادہ ہے، اس لیے آمدنی کی توقعات کے باعث دنیا بھر کے 5 ہزار بڑے کثیر ملکی اداروں (ایم این ای) کی اکثریت نے فروری اور مئی 2020ء کے درمیان اپنی باز سرمایہ کاری میں 35 فیصد سے زائد کمی کردی۔[16]

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے عالمی رجحانات کے باوجود پاکستان میں رقوم کی آمد م س20ء کی چوتھی سہ ماہی میں تھوڑی سی کم ہوکر 428 ملین ڈالر رہ گئی، جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 457 ملین ڈالر تھی (**شکل 6.7**)۔ م س20ء کی چوتھی سہ ماہی میں ٹیلی مواصلات اور تیل و گیس کی تلاش کے شعبوں نے مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو یکدم زمین بوس ہونے سے بچایا۔

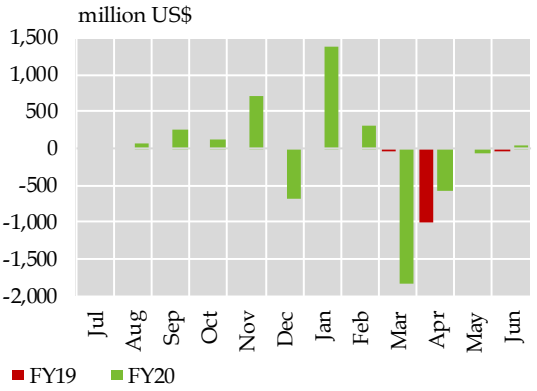
سال کے دوران ٹیلی مواصلات اور توانائی کے شعبوں میں بڑی رقوم کی آمد ہوئی۔ اگرچہ کثیر ملکی کمپنیوں کی طرف سے پاکستان میں آپریٹنگ لائسنسوں کی تجدید ٹیلی مواصلات کے شعبے میں رقوم کا بہاؤ بڑھانے پر منتج ہوئی، تاہم سی پیک سے متعلق منصوبوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہونے سے بجلی اور برقی مشینری کے شعبوں میں رقوم کی آمد بڑھ گئی۔ مزید برآں، تیل و گیس کے شعبے کے چند کلیدی اداروں کو بھی اپنی آپریشنل ضروریات کے لیے رقوم موصول ہوتی رہیں۔

چین اور ہانگ کانگ کا اس بیرونی براہ راست خالص سرمایہ کاری میں 40 فیصد سے زائد حصہ ہے، اور ان رقوم کی آمد کا ایک بڑا حصہ سی پیک سے متعلقہ بجلی کے منصوبوں پر مشتمل ہے۔ مزید برآں، پاکستان میں کام کرنے والی ایک چینی کمپنی نے سرمایہ جاتی ضروریات کے لیے اپنی سرپرست کمپنی سے 190 ملین ڈالر قرضہ لیا۔

[15] عالمی سرمایہ کاری رپورٹ 2020ء، اقوام متحدہ کانفرنس برائے تجارت و ترقی (UNCTAD)۔

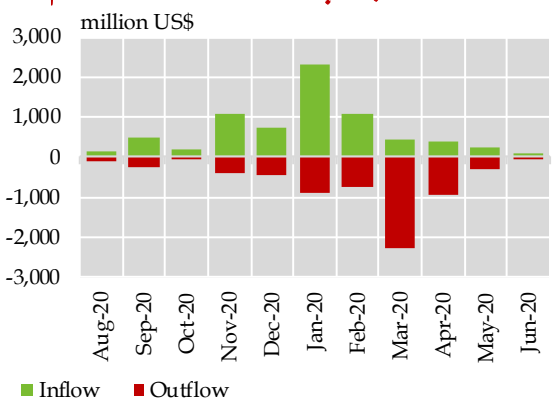
[16] 2019ء کے 1.54 ٹریلین ڈالر کی بہ نسبت 2020ء میں عالمی سطح پر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم میں 40 فیصد کمی کا امکان ہے (ماخذ: عالمی سرمایہ کاری رپورٹ 2020ء، UNCTAD)۔

شکل 6.8 الف: پاکستان میں جزدانی رقوم کی آمد



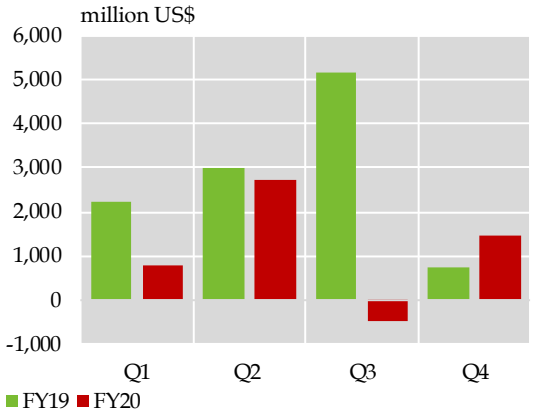
Source: State Bank of Pakistan

شکل 6.8 ب: روپوں میں قرضہ تمسکات میں جزدانی رقوم کی آمد



مزید برآں، تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ م س 20ء میں روپے میں قرضوں کے تمسکات سے ریکارڈ رقوم موصول ہوئیں (**شکل 6.8ب**)۔ پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ ملکی قرضے کی منڈی کے تمسکات میں عالمی فنڈ مینجرز نے دلچسپی لی، باوجود اس کے کہ ماضی میں ان تمسکات پر بلند نفع کی پیشکشیں کی گئی تھیں۔ ملکی کرنسی پر مبنی تمسکات پر پُرکشش شرح منافع کی پیشکش کی گئی؛ ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے مختلف اصلاحات کا آغاز، اس کے ساتھ ساتھ حال ہی میں منڈی پر مبنی شرح مبادلہ کا طریق کار اپنائے جانے سے ان تمسکات میں رقوم کی آمد بڑھ گئی۔[18] م س20ء میں مجموعی طور پر رقوم کی خالص آمد 521 ملین ڈالر ہوگئی، جو م س 19ء کے 1418 ملین ڈالر کی بہ نسبت خاصی کم ہے۔ م س20ء کے دوران پاکستان نے صکوک کی عرصیت کی تکمیل پر دسمبر 2019ء میں 1.0 ارب ڈالر واپس کیے، جبکہ م س19ء کے دوران یورو بانڈ کے ضمن میں اپریل 2019ء میں 1.0 ارب ڈالر واپس کیے تھے۔ قرضہ جاتی تمسکات کی طرح ایکوٹیز کا انخلا بھی م س19ء کے 415 ملین ڈالر سے کم ہوکر امسال 280 ملین ڈالر رہ گیا۔

شکل 6.9: خالص واجبات کا سہ ماہی وار بہاؤ



Source: State Bank of Pakistan

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

م س20ء میں ملکی کرنسی میں قرضہ پر مبنی تمسکات نے بڑی حد تک جزدانی سرمایہ کو ہوا دی، جس سے جولائی تا فروری کے دوران خالص جزدانی رقوم 2.1 ارب ڈالر تک جا پہنچیں، اور پھر مارچ تا جون میں ان رقوم کے خالص انخلا کا حجم 2.7 ارب ڈالر رہا (**شکل 6.8 الف**)۔ یہاں یہ نشاندہی کرنا اہم ہے کہ اس عرصے کے دوران پاکستان میں سرمائے کے بہاؤ میں یہ معکوسیت کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ کووڈ 19 کی وبا پھوٹنے سے، بالخصوص ترقی یافتہ معیشتوں میں، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں سے عالمی سطح پر سرمائے کا انخلا ہوا۔[17]

خالص واجبات

چوتھی سہ ماہی میں بیرونی واجبات کی خالص آمد بڑھ کر 1.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جس کی بڑی وجہ کووڈ کے دھچکے کے معاشی اثرات کم کرنے کے لیے آئی ایم ایف کے ریپڈ فنانسنگ انسٹرومنٹ (آر ایف آئی) کے موصولہ 1.4 ارب

[17] مزید بحث کے لیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی رپورٹ برائے تیسری سہ ماہی مالی سال 20ء دیکھیے۔

[18] سرمایہ کاروں کو ٹیکسوں پر مراعتوں کی پیشکش کی تفصیلات کے لیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی رپورٹ برائے پہلی سہ ماہی مالی سال 20ء دیکھیے۔

ڈالر کا قرضہ ہے (**شکل 6.9**)۔ م س19ء کی چوتھی سہ ماہی میں بیرونی واجبات کے زمرے میں 0.8 ارب ڈالر موصول ہوئے۔

چوتھی سہ ماہی میں رقوم کی آمد بڑھنے کے باوجود پورے سال رقوم کی خالص آمد کی سطح خاصی پست یعنی م س19ء کے 11.5 ارب ڈالر کی بہ نسبت 5.3 ارب ڈالر رہی۔ یہ تنزلی بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں فرق کی عکاس ہے۔ علی الخصوص، م س19ء میں مرکزی بینک کو توازنِ ادائیگی کی صورت حال بہتر بنانے کی غرض سے دوست ملکوں سے 5.5 ارب ڈالر موصول ہوئے تھے؛ تاہم م س20ء میں ایسی کوئی رقم نہیں ملی۔ اس کی بجائے م س20ء میں ان رقوم سے 500 ملین ڈالر نکال لیے گئے۔ مزید برآں، م س20ء میں بینکوں نے 163 ملین ڈالر واپس کیے تھے، جبکہ انہوں نے گذشتہ برس 500 ملین ڈالر کا قرضہ لیا تھا۔

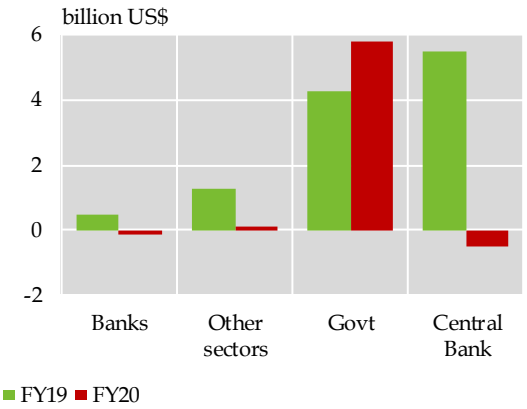
جہاں تک حکومت کا تعلق ہے، اس نے گذشتہ سال کی بہ نسبت 58.6 فیصد (خام تناسبات میں) زائد قرضے لیے۔ یہ بیشتر رقوم طویل مدتی قرضوں پر مبنی تھیں، جن میں آئی ایم ایف سے 2.8 ارب ڈالر اور سعودی عرب کے ادھار تیل کی مد میں 767 ملین ڈالر شامل ہیں۔ اسی مدت کے دوران حکومت نے گذشتہ سال کے مقابلے میں 7.3 ارب ڈالر یعنی 22 فیصد زائد قرضے واپس کیے (**شکل 6.10**)۔ خالص بنیادوں پر، م س19ء کی بہ نسبت حکومت نے 1.5 ارب ڈالر زیادہ واجبات اکٹھے کیے۔

6.3 زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ

اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر تین برس تک لگاتار کمی اور م س19ء میں 7.3 ارب ڈالر رہ جانے کے بعد م س20ء میں بحال ہو کر 12.1 ارب ڈالر تک جا پہنچے۔ ملک کے جاری کھاتے میں بڑی کمی کے ہمراہ کثیر ملکی مدد کی صورت میں زرمبادلہ کی آمد نے اس بحالی میں مدد دی (**شکل 6.11**)۔ اس کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ کے معیار میں بھی بہتری دیکھی گئی، جس کی عکاسی تبدّل کے کھاتے کھلنے اور زرمبادلہ کے موافق کفایتی رجحان سے بھی ہوتی ہے۔

یہ امر اہم ہے کہ جولائی تا فروری م س20ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 5.6 ارب ڈالر کے اضافے سے 12.8 ارب ڈالر تک

شکل 6.10: زرمبادلہ کے خالص واجبات (جولائی تا مارچ)

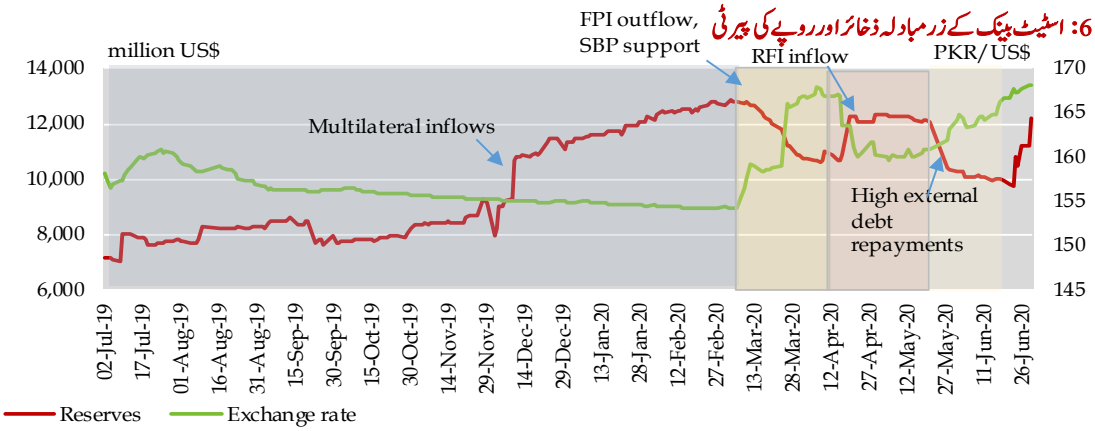


Source: State Bank of Pakistan

جا پہنچے۔ اس کے توسط سے جولائی تا فروری م س20ء کے دوران اسٹیٹ بینک کو 5.2 ارب ڈالر مالیت کے اپنے قلیل مدتی پیشگی اور تبدل معاہدات کھولنے اور جزدانی رقوم کے انخلا سے جنم لینے والے اضافی دباؤ سے نبرد آزما ہونے کے لیے مارکیٹ کو سہارا دینے کا موقع ملا۔ اگرچہ اپریل میں آئی ایم ایف کی طرف سے آر ایف آئی کے تحت 1.4 ارب ڈالر ملنے سے کچھ دباؤ کم ہوا، تاہم مئی میں قرضوں کی بلند ادائیگی کے سبب اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر بوجھ پڑا۔

جولائی تا فروری کے دوران اس بہتری کے باوجود پورے سال میں روپے کی قدر میں 6.3 فیصد تخفیف ہوئی۔ مئی 2019ء میں منڈی پر مبنی شرح مبادلہ کا نظام متعارف کرائے جانے کے بعد سے زرمبادلہ کی بین البینک منڈی میں شرح مبادلہ میں ردّوبدل بڑی حد تک منڈی کی مبادیات کے مطابق ہوا۔ مثلاً، جولائی تا فروری کے دوران جزدانی سرمایہ کاری اور کثیر ملکی معاونت کے ذریعے زرمبادلہ کی آمد کے سبب روپے پر عمودی دباؤ پڑا، جس نے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر کو 2.5 فیصد بڑھا دیا۔ تاہم کووڈ19 کی وبا پھیلنے کے بعد سے جزدانی سرمایہ کاری کا انخلا ہونے کے سبب روپے کی قدر میں مارچ تا جون م س20ء کے دوران 9.0 فیصد کمی آئی، یہ امر قابل غور ہے کہ دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کو بھی کرنسیوں کی قدر میں کمی کا ایسا ہی تجربہ ہوا (**سیکشن 6.1**)۔ سال کے دوران نامیہ شرح مبادلہ کی پیروی مختلف کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں 5 فیصد کمی آئی۔ تاہم یہ

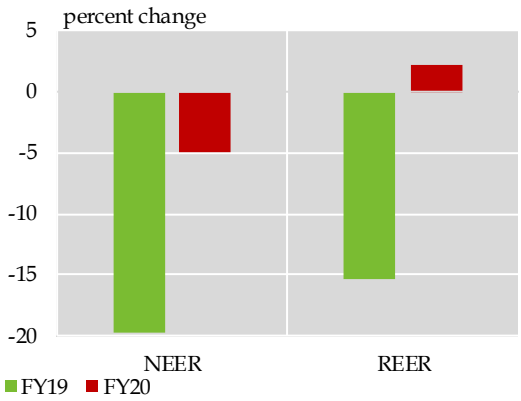
شکل 6.11: اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر اور روپے کی پیرٹی



Source: State Bank of Pakistan

تخفیف متعلقہ قیمتوں میں اضافے کو زائل کرنے کے لیے ناکافی تھی، جس کے سبب سال کے دوران حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں 2.3 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 6.12**)۔

شکل 6.12: نامیہ مؤثر شرح مبادلہ اور حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کا رجحان

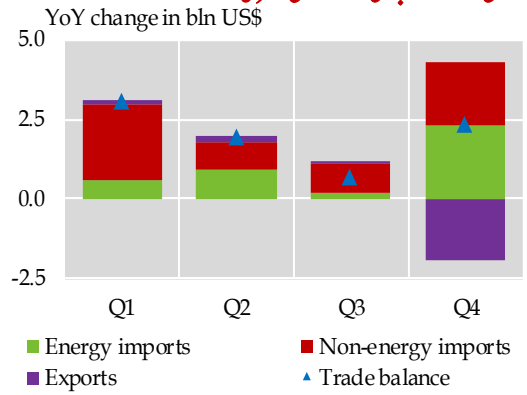


Source: State Bank of Pakistan

6.4 تجارتی کھاتہ (کسٹم ریکارڈ)[19]

م س20ء میں تجارتی خسارہ 27.2 فیصد سکڑ کر پانچ سال کی پست ترین سطح 23.2 ارب ڈالر پر آگیا۔ مارچ 2020ء تک برآمدات میں اضافہ ہوا، بعدازاں، چوتھی سہ ماہی میں کووڈ وبا کے سبب اس میں تنزلی آگئی (**شکل 6.13**)۔ تجارتی خسارے میں یہ تمام کمی درآمدات کی وجہ سے آئی، جو نو برس کی پست ترین سطح پر آگئی تھیں۔

شکل 6.13: تجارتی کھاتے میں بہتری*



*Positive/negative values indicate respective contributions to trade balance

Source: PBS

معاشی استحکام کی پالیسیوں اور درآمدی توانائی کی طلب میں کمی (ایندھن کا ذریعہ مقامی کوئلے اور پن بجلی پر منتقل کرنے سے) توانائی اور غیر توانائی دونوں درآمدات میں پورا سال کمی آئی۔ تاہم چوتھی سہ ماہی میں درآمدات میں خاصی کمی آئی جب توانائی درآمدات 14 سال کی پست ترین سطح پر آگئی تھیں، جس میں تیل کی عالمی قیمتوں میں 50 فیصد سے زائد کمی کا بھی کردار ہے۔

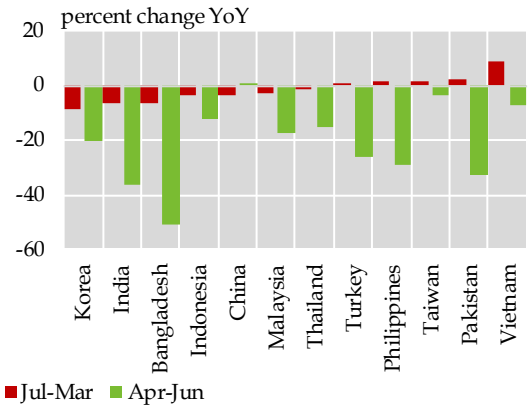
غیر توانائی مصنوعات کے حوالے سے جولائی تا مارچ م س20ء میں ضوابطی اقدامات، کمزور صارفی طلب، گذشتہ سال کے ذخائر اور بلند ملکی پیداوار جیسے عوامل کئی صنعتوں، بشمول ٹرانسپورٹ، تعمیرات سے منسلک اور خوردنی تیل، کی درآمدی طلب میں نمایاں کمی کا باعث بنے۔ چوتھی سہ ماہی میں کووڈ سے

[19] یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے درج کردہ کسٹم ڈیٹا کی بنیاد پر ہے۔ اس میں موجود معلومات ادائیگیوں کے ریکارڈ ڈیٹا سے میل نہیں کھاتی، جسے **سیکشن 6.1** میں درج کیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے ان دونوں سلسلوں (ڈیٹا سیریز) کے مابین فرق سمجھنے کے لیے ضمیمہ برائے اعداد و شمار کی توضیح دیکھیے۔

متعلق لاک ڈاؤن میں یہ رجحان مزید زور پکڑ گیا، ٹرانسپورٹ کی درآمدات کو تو خاص ضرب لگی۔

کورونا وائرس کی وبا سے قبل برآمدات کے حوالے سے پاکستان کی کارکردگی دیگر کئی ابھرتی ہوئی منڈیوں سے بہتر رہی (**شکل 6.14**)، جس کی وجہ بڑی برآمدی مصنوعات جیسے ملبوسات، چاول، گوشت، اور چمڑے کی اشیا کے برآمدی حجم میں اضافہ ہے۔ اس ضمن میں شرح مبادلہ کے ردّوبدل کو منڈی کی مبادیات کے ساتھ منسلک کرنا، سیلز ٹیکس کے بلند ریفنڈ، اسٹیٹ بینک کی رعایتی برآمدی مالکاری اسکیم کے حجم اور دائرہ کار میں توسیع اور خطے کے اعتبار سے مسابقتی نرخوں پر بجلی کی فراہمی جیسے تمام عوامل اہم ہیں۔ تاہم کووڈ کی وبا پھیلنے کے بعد خاص طور پر مغربی ممالک میں پاکستانی کپڑے کی مصنوعات کی طلب کو شدید دھچکا لگا، نتیجتاً، چوتھی سہ ماہی میں پاکستان کے ساتھ ساتھ دیگر ایشیائی رسد کاروں کی ٹیکسٹائل برآمدات کو نقصان پہنچا۔ اگرچہ وبا پھوٹنے کے

شکل 6.14: م س20ء میں ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدی نمو



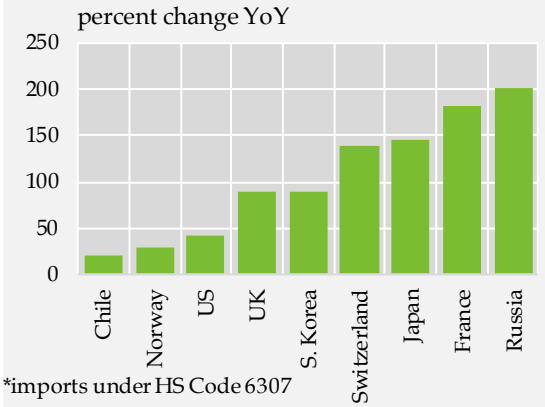
Data sources: Haver Analytics & PBS

بعد غذائی اشیا (خصوصاً گندم اور چاول) کی عالمی طلب بڑھی کیونکہ بڑے درآمد کنندگان نے اپنی ملکی رسد بڑھانے کی غرض سے خریداری بڑھادی، تاہم ملک میں رسدی مسائل کی وجہ سے پاکستان اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے سے قاصر رہا (**باکس 6.2**)۔

باکس 6.2: کووڈ19 کی وبا پھیلنے کے بعد ابھرتی ہوئی منڈیوں اور پاکستان کی برآمدی کارکردگی

کووڈ 19 کی وبا نے سنگین معاشی اثرات مرتب کیے۔ بہت سی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدی کارکردگی متاثر ہوئی، لیکن دیگر کی نسبت چند ایک کی برآمدی تنزلی زیادہ تھی۔ اس غیر مساوی برآمدی کارکردگی کے پیچھے کارفرما عوامل کی نشاندہی اس باکس میں کی گئی ہے، اور ان مصنوعات کو مرکز نگاہ بنایا گیا ہے جن کی درآمدی طلب وبا شروع ہونے کے بعد بڑھ گئی اور جن کی درآمدی طلب بڑی حد تک کم ہوگئی تھی۔

شکل 6.2.1: سہ4، م س20ء میں طبی سامان کے درآمدی حجم میں نمو*



*imports under HS Code 6307

Source: ITC

اس میں تین رجحانات سرفہرست ہیں۔ پہلا، ٹیکسٹائل مصنوعات کی عالمی طلب ملبوسات سے ہٹ کر طبی اور سرجیکل ماسک کی جانب منتقل ہوگئی۔[20] دوم، برقی اشیا کی طلب میں اچھا خاصا اضافہ ہوا، جس سے کچھ ابھرتی ہوئی منڈیوں کی ٹیکنالوجی سے متعلق برآمدات کو سہارا ملا، اور سوم غذائی اشیا کی طلب بڑھ گئی کیونکہ بڑے برآمد کنندگان نے رسدی تعطل کے خدشات کی بنا پر ملکی رسد میں اضافہ کردیا تھا، اس طرح چند ابھرتی ہوئی منڈیوں کو اپنی زرعی برآمدات بڑھانے میں مدد ملی۔

ٹیکسٹائل: مارچ کے بعد سے بڑی اور جدید معیشتوں کی خردہ فروشی میں خاصی کمی آئی، جس میں خاص طور پر کپڑوں اور ملبوسات کے شعبے کو شدید دھچکا لگا۔[21] دیگر گھریلو اور برقی مصنوعات کے برعکس، کپڑوں کی مجموعی فروخت میں بیشتر حصہ ای کامرس پلیٹ فارم کے بجائے خردہ فروشی کا ہے، اور اسی لیے اسٹورز بند ہونے سے ان پر زیادہ اثر پڑا۔[22] اس کی وجہ سے جدید معیشتوں میں ملبوسات کی درآمدی طلب خاصی کم

[20] بڑی معیشتوں (چین، امریکہ اور یورپی یونین کے ارکان) کے ایچ ایس-4 سطح کے تجارتی اعداد و شمار کی بنیاد پر، ماسک کو ایچ ایس کوڈ 6307 کے تحت درجہ بند کیا جاتا ہے، زیادہ تر 'دیگر ٹیکسٹائل ایٹا' یا 'دیگر ٹیکسٹائل مواد' کے زمرے میں۔ باکس میں اس ایچ ایس کوڈ کے اعداد و شمار کو ماسک اور اسی جیسی طبی اشیا کی تجارت کا جائزہ لینے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ زیادہ تفصیلی (ایچ ایس-8) سطح پر یہ بھی ممکن ہے کہ چند غیر طبی اشیا بھی اس میں شامل کرلی جائیں گی۔

[21] امریکہ میں مجموعی خردہ فروشی (گاڑیوں اور پُرزوں کی فروخت کے سوا) میں 7.5 فیصد کمی کی بہ نسبت چوتھی سہ ماہی کے دوران کپڑوں اور منسلکہ مصنوعات کی خردہ فروشی میں 57.6 فیصد سال بسال کمی آئی۔ 27 رکنی یورپی یونین میں کپڑوں اور منسلکہ اشیا کی فروخت 46.3 فیصد کم ہوئی، جبکہ مجموعی خردہ فروشی، علاوہ از گاڑیوں کی فروخت، میں 6.6 فیصد تخفیف ہوئی (ماخذ: امریکی محکمۂ مردم شماری اور یوروسٹیٹ)۔

[22] مثال کے طور پر امریکہ میں م س20ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران 'کپڑوں اور دیگر اشیا' کی مجموعی فروخت میں ای کامرس پلیٹ فارمز کا حصہ 8.5 فیصد رہا۔ اس کے مقابلے میں مصنوعات کی مجموعی خردہ فروخت (ماسوائے گاڑیاں اور پرزہ جات) میں، ای کامرس سے فروخت کا تناسب 18.3 فیصد رہا (ماخذ: امریکی محکمۂ مردم شماری)۔

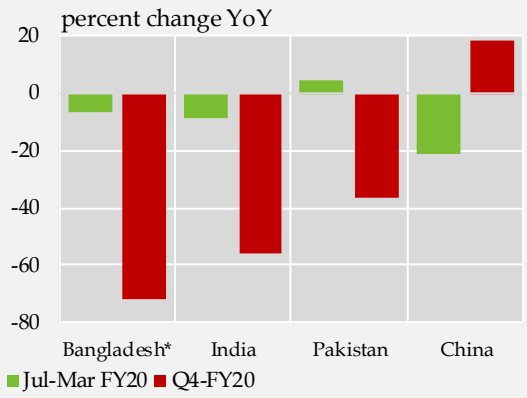
ہوگئی، جس نے ابھرتی ہوئی منڈیوں کی ملبوسات کی برآمدات کو شدید متاثر کیا (آگے **برآمدات** کا سیکشن ملاحظہ کیجیے)۔ تاہم اس عرصے میں طبّی اور سرجیکل ماسک کی طلب میں ہوشربا اضافہ ہوا۔ جدید معیشتوں میں متعلقہ ایچ ایس کوڈ کے تحت درآمدات میں اضافہ ہوا (**شکل 6.2.1**)، جس میں بیشتر چین نے کیں۔ نتیجتاً، م س20ء کی چوتھی سہ ماہی میں چین کی مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات 18.7 فیصد سال بسال بڑھیں، جس میں ماسک اور ٹیکسٹائل سے متعلق دیگر طبی اشیا کی کھیپوں نے ملبوسات اور پست قدر اضافی مصنوعات کی پست برآمدات کے نقصان کی مکمل طور پر تلافی کر دی۔

تاہم ٹیکسٹائل کے دیگر بڑے برآمد کنندگان جیسے پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت پیداواری تنوّع کے مطابق خود کو ڈھال نہ سکے، چنانچہ ایسی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اس کے نتیجے میں چوتھی سہ ماہی میں جنوبی ایشیا کے ان تینوں برآمد کنندگان کی ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی آئی (**شکل 6.2.2**)۔ ایک وجہ چین کا جلد لاک ڈاؤن (جنوری میں) کرنا تھی، جس سے اس وبا پر قابو پانے میں بڑی مدد ملی اور پھر ذاتی حفاظت کے آلات کی بڑھتی ہوئی عالمی طلب کو پورا کرنے کے لیے چین میں بروقت اشیا سازی کی سرگرمیاں شروع ہو سکیں۔ اس کے برعکس جنوبی ایشیائی معیشتوں نے لاک ڈاؤن کا نفاذ قدرے بعد میں (مارچ کے آخر تک) کیا تھا اور اس لیے وہ چوتھی سہ ماہی میں ذاتی تحفظ کے آلات کی عالمی طلب سے مؤثر انداز میں استفادہ نہ کر سکیں، اور دوم، چین پہلے ہی طبّی آلات کی عالمی رسدی زنجیر کا حصہ تھا، اور تحفظ کے معیارات (جیسے کے این-95) اس کے اپنے تھے، اسی کے سبب اسے اپنی پیداوار فی الفور بڑھانے میں مدد ملی جبکہ پاکستان اور دیگر ابھرتی ہوئی معیشتیں ایسا نہ کر سکیں۔

برقی آلات: جیسے جیسے کروڑوں کارکنوں اور طلبا نے گھروں سے کام اور برقی ذرائع سے تعلیم (ای لرننگ) کے حصول کی راہ اپنائی، ویسے ویسے برقی اشیا جیسے کمپیوٹرز اور ٹیبلٹس کی طلب بڑھ گئی۔[23] مزید برآں، کاروباریشنوں کو اپنے نیٹ ورک انفراسٹرکچرز کی تازہ کاری کرنا پڑی تاکہ کارکن رہائش گاہوں سے دفتری نیٹ ورک کے ساتھ منسلک ہو سکیں۔ ان پیش رفتوں کے سبب پوری برقی رسدی زنجیر میں تیار برقی اشیا (کمپیوٹرز اور ٹیبلٹس) اور اس کے ساتھ ساتھ پُرزے اور مختلف حصے (سرکٹ بورڈز، سیمی کنڈکٹرز وغیرہ) اور کمپیوٹر نیٹ ورکس کے پُرزہ جات کی ٹھوس طلب پیدا ہوگئی (**شکل 6.2.3**)۔ یہ طلب چین اور تائیوان جیسے ممالک نے پوری کی، جو برقی مصنوعات کی عالمی قدری اور رسدی زنجیروں سے کماحقہ منسلک ہیں۔[24] نتیجتاً، برقی شعبے نے ان ممالک کی برآمدگی کارکردگی کو مزید سہارا دیا۔

غذا: عالمی ذرائع نقل و حمل میں تعطل آنے سے، بالخصوص چین اور امریکہ میں غذائی تحفظ ایک ترجیح بن گیا۔ غذائی اشیا جن کی طلب بڑھی ان میں اناج جیسے گندم، چاول اور سویابین شامل ہیں۔ مارچ اور اپریل میں اس وبا نے جیسے ہی زور پکڑا، تو اجناس کے متعدد برآمد کنندگان ممالک نے – بشمول مشرقی یورپ والے (گندم)، اس کے ساتھ ساتھ بھارت (چاول) اور ویت نام (یہاں بھی چاول) – خاطر خواہ ملکی رسد یقینی بنانے کے لیے اجناس برآمد کرنے سے احتراز کیا یا پھر برآمدات پر مکمل پابندی عائد کر دی۔ تاہم آخر اپریل اور مئی کے بعد سے یہ پابندی ختم ہوئی اور اناج کی تجارت میں روانی آگئی۔

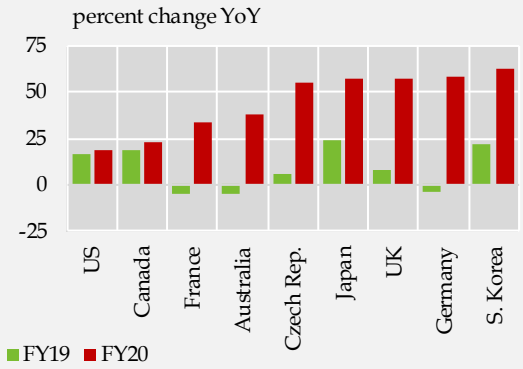
شکل 6.2.2: ابھرتی ہوئی منڈیوں کی ٹیکسٹائل برآمدات میں نمو



*during Apr-May

Source: Haver Analytics, PBS and Bangladesh Bank

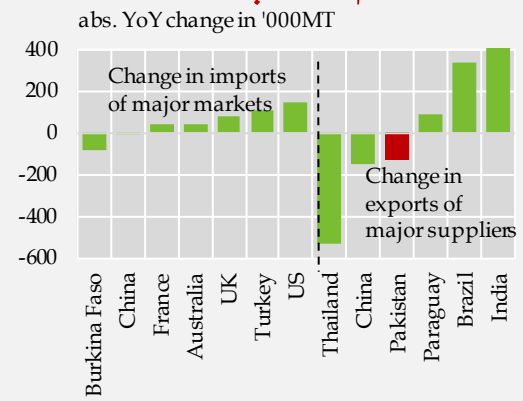
شکل 6.2.3: سہ4 میں کمپیوٹر اور ٹیبلٹ کی درآمد میں نمو*



*Imports under HS Code 8471.30

Source: ITC

شکل 6.2.4: سہ4، م س20ء میں چاول کی طلب و رسد



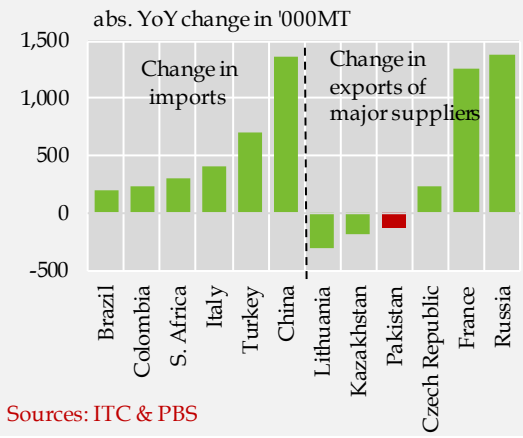
Sources: PBS, DGCIS (India) & ITC

[23] بین الاقوامی ڈیٹا کارپوریشن، اطلاعی مواصلاتی ٹیکنالوجی کی معلومات جمع کرنے والی فرم، کی 9 جولائی کی رپورٹ کے مطابق م س20ء کی چوتھی سہ ماہی میں کمپیوٹروں کی عالمی فروخت – نوٹ بکس، ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر اور ورک اسٹیشنوں پر مشتمل – میں 11.2 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ اسٹریٹیجی اینالٹکس، اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے والی ایک اور فرم، کے مطابق اسی طرح ٹیبلٹ کی عالمی فروخت اس عرصے میں 17 فیصد بڑھ گئی۔

[24] م س20 کی چوتھی سہ ماہی میں تائیوان کی برقی اجزا اور اطلاعی و مواصلاتی آلات کی برآمدات میں 18.1 فیصد اضافہ ہوا۔ اس اضافے نے دیگر تمام برآمدات میں 23.1 فیصد کمی کے نقصان کی تلافی کر دی، اور سہ ماہی کے دوران مجموعی برآمدات میں کمی قدرے کم 3.3 فیصد رہ گئی (ماخذ: ہاور اینالٹکس)۔

مغرب کی روایتی منڈیوں کے ساتھ ساتھ افریقہ اور مشرق بعید کے ممالک میں بھی چاول کی طلب میں اضافہ ہوا (اپریل تک–اس کے بعد کے اعداد و شمار تاحال دستیاب نہیں ہیں)۔ یہاں بھارت اور برازیل واضح طور پر استفادہ کنندگان نظر آتے ہیں کیونکہ دونوں ممالک کے، بالخصوص اپریل کے بعد سے، چاول کی برآمدی مقدار میں بڑا اضافہ درج کیا گیا (**شکل 6.2.4**)۔ تاہم پاکستان ایسا نہ کرسکا اور اسے سہ ماہی کے دوران چاول کی برآمدی مقدار میں کمی کا سامنا رہا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مشرق وسطیٰ کی معیشتوں میں بھی چاول کی طلب ممکنہ طور پر بڑھی تھی، لیکن متعلقہ عرصے میں برآمدات کے حوالے سے ان ممالک کے سرکاری اعداد و شمار تاحال دستیاب نہیں ہیں۔

شکل 6.2.5: سہ4، م س20ء میں گندم کی طلب و رسد



دریں اثنا، گندم کی عالمی طلب میں اضافہ ہوا، بالخصوص چین اور چند دیگر ممالک میں اس کے ذخیرے بڑھانے کی سعی میں (**شکل 6.2.5**)۔ مشرقی یورپ میں گندم کے روایتی برآمد کنندگان (روس اور چند دیگر بالٹک ریاستوں نے) اور یورپ میں (فرانس) نے یہ طلب پوری کی۔ کچھ افریقی ممالک میں چاول کی طرح گندم کی طلب بھی ٹھوس بتائی جاتی ہے لیکن ان ممالک کے اپریل تا جون کے عرصے کے اعداد و شمار تاحال دستیاب نہیں ہیں۔ اس سے قطع نظر پاکستان اس طلب، بالخصوص پڑوسی ملک چین کی، میں اضافے سے فائدہ نہ اٹھاسکا، کیونکہ پست ملکی پیداوار، رسدی رکاوٹوں اور بڑھتی ہوئی قیمتوں نے برآمدات کے امکانات ختم کردیے۔

اگرچہ متعدد ساختی عوامل نے عالمی قدری زنجیر میں پاکستانی فرموں کی برقی اور دیگر ہائی ٹیک مصنوعات کی شمولیت میں رکاوٹیں پیدا کیں–اور اس لیے وبا پھیلنے کے بعد ان مصنوعات کی طلب میں اضافے سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا–تاہم مارچ 2020ء کے بعد سے غذائی اشیا کی طلب میں اچانک اضافے سے بھی مکمل طور پر استفادہ نہیں کیا جاسکا۔ اس امر کے پیش نظر کہ زراعت کا جی ڈی پی میں بیس فیصد حصہ ہے، اس پیداوار کو استعداد کی بہ نسبت کم گردانا جاسکتا ہے، لہٰذا، پیداوار بڑھانے اور ذخیروں کے تازہ ترین اعداد و شمار تک رسائی کے لیے عظیم تر کوششیں درکار ہیں، جس کے وسیلے سے بہتر منصوبہ بندی کی راہ ہموار ہوسکے۔

برآمدات

م س20ء کی پہلی تین سہ ماہیوں میں ملکی برآمدات نے ابھرتی ہوئی منڈیوں کو پیچھے چھوڑ دیا، جس کا سبب مختلف مصنوعات کے برآمدی حجم میں اضافہ تھا (**شکل 6.15**)۔ تاہم چوتھی سہ ماہی میں کووڈ وبا کے بعد برآمدات میں سرعت سے کمی آئی، اور اس کے پورے سال کا حجم 6.8 فیصد کم ہوکر 21.4 ارب ڈالر رہ گیا (**جدول 6.5**)۔ اس کے سبب پاک چین ایف ٹی اے فیز II میں بھی تاخیر ہوئی، جو جنوری 2020ء سے مؤثر العمل ہوا، اس کی مدد سے پاکستانی برآمدات کو جِلا ملنے کی توقع تھی۔

ٹیکسٹائل برآمدات

م س20ء میں ٹیکسٹائل برآمدات 6.0 فیصد کم ہوکر 12.5 ارب ڈالر رہ گئی، جبکہ چوتھی سہ ماہی کی برآمدات م س07ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد سے پست ترین سطح پر آگئیں۔ م س19ء کے برعکس جب قیمتوں میں کمی بہتر برآمدی حجم پر غالب رہی تھی، اس سال خصوصاً مارچ اور اس کے بعد برآمدی حجم میں کمی نے ملبوسات کی اکائی قیمتوں کی تھوڑی بہتری کو گہنا دیا (**شکل 6.16**)۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ کووڈ19 سے قبل جولائی تا مارچ م س20ء میں ٹیکسٹائل برآمدات 10.4 ارب ڈالر تک جا پہنچی تھیں–جو م س06ء کے بعد سے 9 ماہ کے عرصے میں ریکارڈ بلند سطح ہے۔

حکومت کے دو کلیدی اقدامات اور چند بیرونی عوامل نے اس تیزی میں مدد دی۔ ان میں سے ایک یہ کہ حکومت نے برآمدی یونٹس کو سستی بجلی فراہم کرنے کے لیے 7.5 سینٹ /کلوواٹ آور کے یکساں نرخ کا اعلان کیا تھا۔[25] دوسرا، حکومت نے اشیاسازوں اور برآمد کنندگان کو سیلز ٹیکس ریفنڈ کا اجرا تیز کردیا تھا۔[26] ان اقدامات نے صنعت کی سیالی رکاوٹیں دور کرکے

[25] بذریعہ ایس آر او 01(I)2019ء تا ایس آر او 12(I)2019ء بتاریخ یکم جنوری 2019ء (وزارت توانائی)۔

[26] م س20ء میں سیلز ٹیکس پر ریفنڈز کے دعووں اور کسٹم ڈیوٹی کی رقم 104.8 ارب روپے رہی، گذشتہ برس سے 178 فیصد زائد، اور فاسٹر نامی نئے آن لائن نظام کے ذریعے اس کی بروقت منتقلی ہوئی (ماخذ: ایف بی آر)۔

جدول 6.5: م س20ء میں پاکستان کی بڑی برآمدات

ملین ڈالر

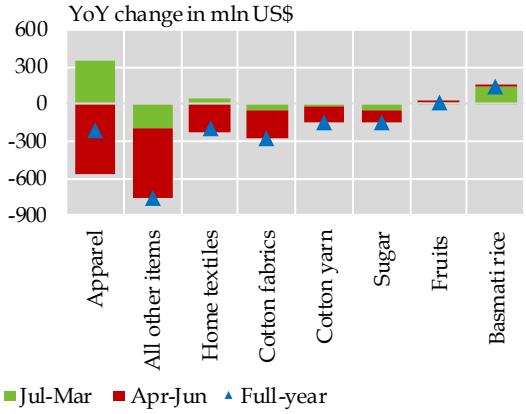
اجزا	م س19ء	م س20ء	مطلق تبدیلی	مقداری اثر	قیمت کا اثر
غذائی گروپ	**4,607.4**	**4,361.2**	**-246.2**	-	-
چاول	2,069.6	2,175.5	105.9	19.5	86.4
مچھلی اور اس کی مصنوعات	438.7	406.7	-32.0	-41.1	9.1
پھل اور سبزیاں	649.4	730.3	80.9	-56.5	137.4
گوشت اور اس کی مصنوعات	242.7	304.2	61.5	66.1	-4.5
ٹیکسٹائل گروپ	**13,328.2**	**12,526.5**	**-801.1**	-	-
سوتی دھاگہ	1,125.4	984.9	-140.5	-55.5	-85.0
سوتی کپڑا	2,101.8	1,829.9	-271.9	-342.9	71.0
ملبوسات	5,553.6	5,347.1	-206.5	-599.9	393.4
بیڈ وئیر	2,261.8	2,150.8	-111.0	-52.7	-58.3
تولیہ	786.1	711.3	-74.8	-74.0	-0.9
پیٹرولیم گروپ	**477.2**	**273.2**	**-203.9**	**116.1**	**-320.0**
خام تیل	285.4	185.9	-99.6	-49.1	-50.5
پیٹرولیم مصنوعات	127.8	40.7	-87.1	236.2	-323.3
دیگر اشیاساز	**3,361.6**	**3,036.1**	**-325.5**	-	-
کھیلوں کا سامان	308.6	262.4	-46.2	-	-
چمڑا	252.3	184.2	-68.1	-52.2	-15.9
چمڑے کی مصنوعات	485.7	474.0	-11.7	-32.2	20.6
طبی اجزا	388.4	355.6	-32.8	-	-
کیمیائی اجزا	606.0	502.1	-103.9	-	-
فٹ وئیر	122.4	125.9	3.5	7.1	-3.6
سیمنٹ	271.7	259.5	-12.3	30.0	-42.3
برآمدات	**22,958.3**	**21,393.7**	**-1,564.6**	-	-

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

برآمد کنندگان کی مزید آرڈرز پر کام کرنے کی استعداد بڑھادی تھی۔ چین بھی امریکہ اور یورپی یونین-27 کی ملبوساتی منڈی سے آہستہ آہستہ پسپائی اختیار کررہاہے۔ امریکہ اور چین کا تجارتی تنازع شروع ہونے اور پاکستان کی جی ایس پی پلس کے تحت یورپی یونین تک ڈیوٹی فری رسائی کے تسلسل نے دونوں منڈیوں میں اس کی پہنچ کو بڑھادیا، جو چینی پسپائی کا ثمر ہے۔

نتیجتاً، جولائی تا مارچ میں ان منڈیوں کو پاکستانی ملبوسات کی کھیپوں میں اضافہ ہوا، حالانکہ اس عرصے میں ان معیشتوں کی ملبوسات کی مجموعی طلب کمزور تھی (**جداول 6.6 اور 6.7**)۔

شکل 6.15: م س20ء میں پاکستان کی اہم برآمدات کی نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

تاہم چوتھی سہ ماہی میں امریکہ اور یورپی یونین-27 کی بڑی منڈیوں میں قدر اضافی ملبوسات کی طلب میں بھاری کمی آئی ہے۔ خریداری کی سرگرمیوں میں سست روی کے باعث امریکہ میں بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا، جبکہ یورپی یونین میں بھی کپڑوں کی خردہ فروشی میں اچھی خاصی کمی آئی۔[27] بالخصوص چوتھی سہ ماہی میں کورونا کے تناظر میں ان ممالک نے پوری دنیا، بشمول پاکستان، سے ملبوسات کی درآمدات کم کر دیں۔[28]

جدول 6.6: بڑے ممالک سے یورپی یونین کی ملبوسات کے درآمدی حجم کی نمو

فیصد	جولائی تا مارچ		اپریل تا جون	
	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء
پاکستان	5.6	8.9	10.8	-21.4
بنگلہ دیش	9.6	-2.8	2.8	-25.4
بھارت	-3.7	-3.8	-1.1	-42.9
چین	1.8	-7.9	-2.1	-39.3
کمبوڈیا	6.1	-12.6	5.7	-40.1
ترکی	6.0	1.9	3.7	-59.0
دنیا بھر سے	5.2	-3.0	3.5	-36.7

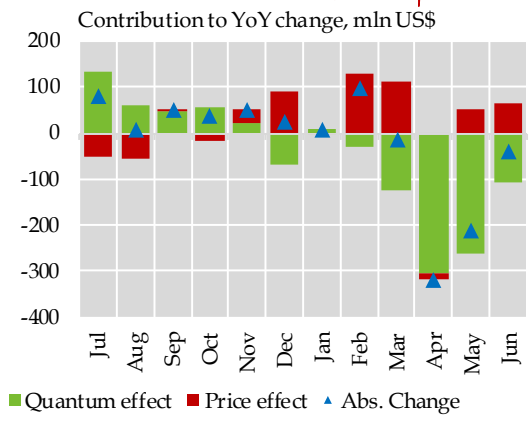
اعداد و شمار کا ماخذ: یوروسٹیٹ

جدول 6.7: بڑے شراکت داروں سے امریکہ کو ملبوسات کے درآمدی حجم کی نمو

فیصد	جولائی تا مارچ		اپریل تا جون	
	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء
پاکستان	4.8	10.1	4.6	-27.6
بنگلہ دیش	7.7	1.8	12.8	-47.2
چین	4.3	-16.5	5.5	-44.2
ویت نام	7.2	3.1	4.8	-30.0
بھارت	5.7	-1.7	5.1	-63.4
انڈونیشیا	0.5	-9.6	-3.6	-39.4
کمبوڈیا	2.4	9.7	2.9	-20.0
دنیا بھر سے	4.6	-6.7	4.0	-44.5

ماخذ: آفس آف ٹیکسٹائلز اینڈ ایپرل، امریکی محکمہ تجارت

شکل 6.16: م س20ء میں ملبوسات کی برآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

دریں اثنا، م س20ء میں پاکستان کی پست قدر اضافی ٹیکسٹائلز برآمدات (سوتی دھاگہ اور سوتی کپڑا) 12.8 فیصد کی مجموعی کمی کے بعد 2.8 ارب ڈالر رہ گئیں، اس کی بہ نسبت گذشتہ برس اس کی کا حجم 9.7 فیصد تھا۔ جولائی تا مارچ م س20ء میں چین کو سوتی دھاگے کے برآمدی حجم میں اضافہ ہوا، کیونکہ اپریل 2019ء میں پاک چین ایف ٹی اے فیز II پر دستخط ہونے کے بعد اس نے بھارت سے درآمدات ترک کر دیں۔[29] تاہم، عالمی منڈی میں سوتی دھاگے کی قیمتیں کم ہونے کی وجہ سے پاکستانی برآمدات کی مالیت گھٹ گئی۔ مزید برآں، چوتھی سہ ماہی میں ملکی اور عالمی طلب دونوں کم ہونے کی وجہ سے اس کی اکائی قیمتیں زیادہ تیزی سے کم ہوئیں، جس سے دھاگہ سازی کی ملوں کے ذخیرے بڑھ گئے۔ دوسری طرف جولائی تا مئی م س20ء میں اہم برآمدی مقامات، بنگلہ دیش اور چین کو سوتی کپڑے کے برآمدی حجم میں 20 فیصد کمی آئی، کیونکہ ان ممالک میں اس مصنوعہ کی مجموعی درآمدی طلب کم ہو گئی تھی۔

نان ٹیکسٹائل برآمدات

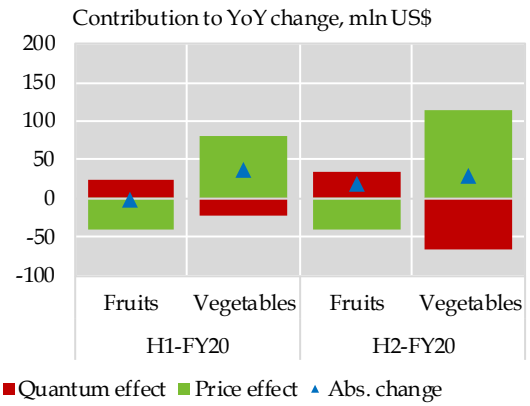
م س20ء میں نان ٹیکسٹائل کی بڑی اشیا میں، چاول کی برآمدات 5.1 فیصد بڑھ کر 2.2 ارب ڈالر ہو گئی، یہ نمو گذشتہ برس کی 1.7 فیصد نمو سے زیادہ تھی۔ باسمتی چاول کی برآمدات سارا سال بڑھیں، ابتدائی تین سہ ماہیوں کے بلند

[27] م س20ء کی چوتھی سہ ماہی میں امریکہ میں کپڑوں اور ان سے منسلکہ اشیا کا ذخیرہ تناسب اوسطاً 274 فیصد بڑھا۔ اس کے برعکس دسمبر 2019ء تا فروری 2020ء کے دوران اس تناسب اوسطاً 4.4 فیصد کمی آئی۔ م س20ء کی چوتھی سہ ماہی میں 27 رکنی یورپی یونین میں ٹیکسٹائلز، کپڑوں، فٹ ویئر اور چمڑے کی اشیا میں اوسطاً 42.8 فیصد سال بسال کمی آئی؛ م س20ء کے ابتدائی آٹھ ماہ کے دوران فروخت میں تھوڑا سا اضافہ ہوا۔

[28] منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوری تا فروری 2020ء میں کچھ آرڈر چین سے پاکستان کو منتقل ہو گئے۔ چین کے ملبوسات تیار کرنے والے دو بڑے مراکز (گوانگڈونگ اور ژجیانگ) نئے قمری سال کی تقریبات اور پھر کووڈ19 کی وجہ سے 24 جنوری تا فروری کے وسط تک بند رہے۔

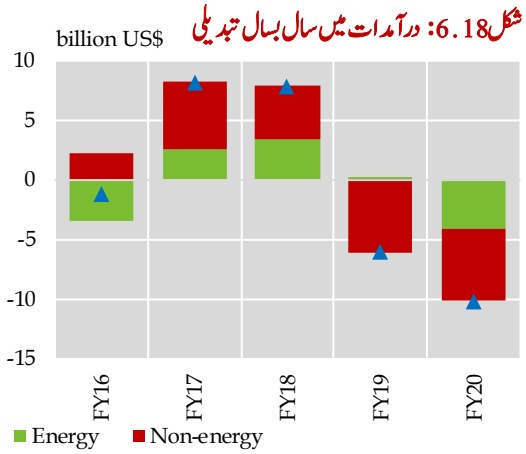
[29] سوتی دھاگہ ان 313 ٹیرف لائنز (ایچ ایس 8 ہندسی سطح پر) میں سے ایک ہے، جو اپریل 2019ء میں پاکستان اور چین کے مابین آزادانہ تجارت کے معاہدے سی پی ایف ٹی اے-II پر دستخط ہونے کے فوری بعد ٹیرف سے آزاد ہو چکے تھے۔ جولائی تا مارچ م س20ء میں چین کو پاکستانی دھاگے کے برآمدی حجم میں 13.9 فیصد اضافہ جبکہ بھارتی حجم میں 48.1 فیصد کمی ہوئی (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور بھارتی وزارت تجارت)۔

شکل 6.17: پھلوں اور سبزیوں کی برآمدات میں تبدیلی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.18: درآمدات میں سال بسال تبدیلی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

درآمدی حجم کے فائدے نے پست اکائی قیمتوں کے نقصان کی تلافی کر دی، اور پورے سال کی برآمدات 23.4 فیصد بڑھ کر 783.3 ملین ڈالر تک جا پہنچیں۔ وبا سے قبل، پاکستانی برآمد کنندگان مشرق وسطیٰ کی منڈیوں جیسے سعودی عرب میں اپنا حصہ بڑھانے میں کامیاب رہے، جس نے جراثیم کش ادویات کے بکثرت استعمال کے سبب بھارتی چاول پر ضوابطی پابندی عائد کر دی تھی۔[30] اسی طرح پاکستان نے متحدہ عرب امارات کو چاول خاصا زیادہ برآمد کیا، جس میں سے کچھ برآمدات خطے کے دیگر ممالک جیسے ایران، عراق، یمن، عمان اور صومالیہ بھیجی گئیں۔[31] کووڈ 19 وبا پھیلنے کے بعد باسمتی چاول کی برآمدی مالیتیں بڑھتی رہیں، اگرچہ جولائی تا مارچ کے عرصے میں رجحان اس کے برعکس تھا، تاہم عالمی رسدی تعطل کے سبب عالمی قیمتوں میں اضافے نے اس میں اہم کردار ادا کیا تھا اور پست برآمدی حجم کے نقصان کی تلافی کر دی تھی۔

دوسری جانب م س20ء میں غیر باسمتی چاول کی برآمدات 3.0 فیصد کم ہو کر 1.4 ارب ڈالر رہ گئیں۔ اس کمی میں بڑا حصہ چین کا ہے، حالانکہ پاکستانی برآمدات کووڈ 19 کی وبا سے قبل ہی کم ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ اس کا جزواً سبب چینی درآمدات میں بالعموم کمی (گذشتہ برسوں میں ذخائر اکٹھا ہونے سے) اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی برآمدات پر گذشتہ برس کا بلند اساسی اثر ہے۔[32] دیگر ممالک میں فلپائن اور افغانستان بھی شامل ہیں، جہاں بالترتیب بہتر ملکی پیداوار اور وافر ذخائر کے سبب پاکستان کے غیر باسمتی چاول کی برآمدات کم ہو گئی تھیں۔[33]

م س20ء میں سبزیوں اور پھلوں کی برآمدات 12.5 فیصد بڑھ کر 731 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ اس برآمدی اضافے میں بلند حجم نے بڑا کردار ادا کیا، جس سے برآمدی مالیت میں 3.8 فیصد سال بسال نمو ہوئی، یہ آم کے برآمد کنندگان کی طرف سے بہتر تشہیر اور پیکنگ اور متحدہ عرب امارات میں کھجوروں کی بلند طلب کا نتیجہ ہے۔ بالخصوص دوسری ششماہی میں سبزیوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے م س20ء میں اس کی مجموعی برآمدات بڑھ گئیں، حالانکہ کووڈ وبا اور مارچ 2020ء کے بعد سے پیاز کی برآمدات پر پابندی چوتھی سہ ماہی میں برآمدات کم کرنے کا باعث بنیں۔[34]

[30] سعودی عرب نے چاول کے درآمدی معیار کے حوالے سے ستمبر 2019ء میں سخت قواعد نافذ کیے تھے (ماخذ: https://apps.fas.usda.gov/newgainapi/api/Report/DownloadReportByFileName?fileName=Grain%20and%20Feed%20Annual_Riyadh_Saudi%20Arabia_03-15-2020)۔

[31] تفصیلات کے لیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 19ء دیکھیے۔

[32] نومبر 2018ء میں وزیر اعظم کے دورے کے بعد م س19ء کی دوسری ششماہی میں چین نے پاکستان سے بڑی مقدار میں درآمدات کیں۔ تفصیلات کے لیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی رپورٹ برائے مالی سال 19ء دیکھیے۔

[33] افغان حکومت کے مطابق 2019ء میں ان کے ملک میں چاول کی پیداوار میں 9 فیصد اضافہ ہوا، جس کے سبب سال کی پہلی تین سہ ماہیوں میں اس کی چاول کی درآمدات میں 44 فیصد کمی آئی (ماخذ: وزارت زراعت و آبپاشی اور گلہ بانی (https://www.mail.gov.af/en/rice-production-increases-nine-percent)

[34] وزارت تجارت کے ایس آر او نمبر 238(1)/2020ء بتاریخ 24 مارچ 2020ء کے ذریعے پیاز کی برآمدات پر فی الفور پابندی عائد کر دی گئی، جو 31 مئی 2020ء کو ختم ہو گئی۔

م س20ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات 42.7 فیصد کم ہوکر 273 ملین ڈالر رہ گئیں، جس کا بڑا سبب نیٹو افواج کی پڑوسی ملک میں موجودگی کم ہوجانے کے باعث افغانستان کو جیٹ ایندھن کی پست برآمدات ہیں۔[35] خام تیل (کنڈنسیٹ) کی برآمدات بھی کم ہوئیں کیونکہ ملکی ریفائنریوں کو ملک سے نکلنے والے تیل بروئے کار لانے کی ہدایت کردی گئی تھی، جس سے اس کی برآمدات کے لیے دستیابی میں کمی آئی۔ دریں اثنا، دوسری ششماہی میں تیل کی عالمی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی نے پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات گھٹانے میں بڑا کردار ادا کیا۔

آخراً، م س 20ء میں فٹ ویئر کی برآمدات سے 125.9 ملین ڈالر حاصل ہوئے، جو گذشتہ سال کی بہ نسبت 2.9 فیصد زائد ہے۔ بلحاظ حجم پہلی تین سہ ماہیوں میں بڑا اضافہ ہوا، کیونکہ برآمد کنندگان نے تغیر پذیر عالمی رجحانات کے ردعمل میں اپنی عالمی رسد میں ردوبدل کیا تھا، جس میں بغیر چمڑے کے فٹ ویئر کی بڑھتی ہوئی طلب شامل ہے۔[36] کووڈ وبا سے پہلے کی یہ کارکردگی چوتھی سہ ماہی میں برآمدات کم ہونے کے اثر کی تلافی کرنے کے لیے کافی تھی، کیونکہ کپڑے کی اشیا کی طرح اہم برآمدی مقامات کی فٹ ویئر کی طلب میں ڈرامائی کمی رونما ہوئی تھی۔

درآمدات

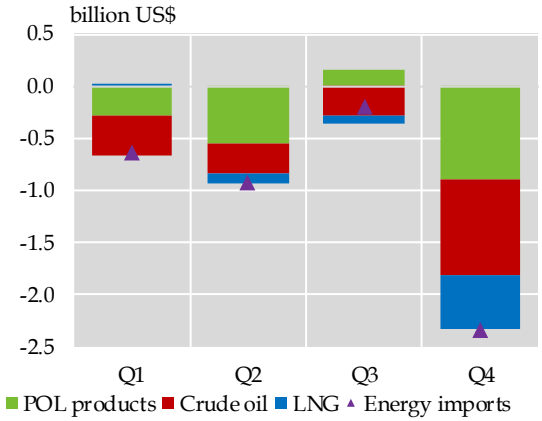
م س20ء میں ملکی درآمدات 18.6 فیصد کم ہوکر پانچ سال کی کم ترین سطح پر یعنی 44.6 ارب ڈالر رہ گئیں (**جدول 6.8**)۔ اگرچہ غیر توانائی درآمدات میں گذشتہ سال جیسا کمی کا رجحان جاری رہا، کیونکہ پہلی تین سہ ماہیوں میں معاشی استحکام کے اقدامات نے ملکی طلب کم کردی تھی، جبکہ چوتھی سہ ماہی میں درآمدات میں کمی نے م س20ء میں درآمدات مزید گھٹادیں (**شکل 6.18**)۔

توانائی کی درآمدات

سال کے دوران وبا پھیلنے سے پہلے بھی ملکی توانائی کی طلب میں ٹھہراؤ کی علامات ظاہر ہورہی تھیں، کیونکہ معاشی تبدیلیوں کی پالیسیوں کے باعث صنعتوں کی توانائی کی طلب سکڑ چکی تھی۔ مزید برآں بجلی کی پیداوار کے ایندھن کی تبدیلی نے–ایل این جی سے ہٹ کر پن بجلی (بھرپور بارشوں کے باعث) اور کوئلے کی طرف– بالعموم توانائی کی درآمدی مصنوعات کی ضرورت کم کردی۔

اس پس منظر میں م س20ء کے دوران توانائی کی درآمدات 27.9 فیصد کمی

شکل 6.19: توانائی کی درآمدات میں سال بسال تبدیلی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

سے چار سال کی پست ترین سطح پر آکر 10.4 ارب ڈالر رہ گئیں۔ اگرچہ تمام سہ ماہیوں میں درآمدت کم ہوئیں تاہم چوتھی سہ ماہی میں خریداری 14 سال کی پست ترین سطح پر آنے سے یہ کمی خاص طور پر زیادہ رہی (**شکل 6.19**)۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں غیر معمولی کمی–چوتھی سہ ماہی میں تقریباً 53 فیصد کمی –نے کلیدی کردار ادا کیا، جبکہ بالترتیب آئل ریفائنریوں اور بجلی کے شعبے کی پست طلب کی وجہ سے خام تیل اور ایل این جی کے درآمدی حجم میں بھی نمایاں کمی آئی۔

آئل ریفائنریوں کی پست طلب کے باعث خام تیل کا درآمدی حجم سارا سال کم ہوتا رہا، جنہوں نے فرنس آئل کے بکثرت ذخیرے سے احتراز کرنے کے

[35] م س20ء کی پہلی ششماہی میں افغانستان کو برآمد کیے جانے والے جیٹ ایندھن میں 70 فیصد کمی آئی۔

[36] م س19ء اور م س20ء میں پاکستان کی فٹ ویئر کی مجموعی برآمدات میں چمڑے کے جوتوں کا حصہ 53 فیصد سے کم ہوکر 47 فیصد رہ گیا، جبکہ چمڑے کے علاوہ جوتوں کا حجم 47 فیصد سے بڑھ کر 62 فیصد ہوگیا۔ م س16ء میں پاکستانی فٹ ویئر کی بڑی درآمدی منازل (امریکہ، اٹلی، جرمنی، اور ہالینڈ) پر 47.5 فیصد چمڑے اور 52.5 فیصد چمڑے کے علاوہ جوتوں کی ترسیل کی گئی تھی۔ م س20ء میں یہ حجم بالترتیب 43.5 فیصد اور 56.5 فیصد رہا (اعداد و شمار کے ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور آئی ٹی سی)۔

لیے اپنی پیداوار کم کر دی تھی۔[37] تاہم، چوتھی سہ ماہی میں کمی کا یہ رجحان مزید بڑھ گیا، اور درآمدی حجم 52.6 فیصد کی سال بسال کمی سے دس سال کی پست ترین سطح پر آ گیا۔ یہ کمی زیادہ تر اپریل اور مئی کے مہینوں میں درج کی گئی، جب آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کی پیٹرولیم مصنوعات کی پست طلب کے پیش نظر کئی ایک ریفائنریوں نے اپنی پیداوار بہت دھیمی کر دی تھی۔[38] عالمی اور ملکی توانائی صنعت کے متعلقہ فریقوں کی رپورٹ کے مطابق لاک ڈاؤن کے نفاذ (مارچ کے آخر تک) کے باعث ٹرانسپورٹ ایندھن میں کی طلب میں اچانک کمی اور تیل کی عالمی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کے چیلنجوں کے پیش نظر، تیل اور ایل این جی کی درآمدات کی منصوبہ بندی کو تھوڑا بہت دھیما یا مؤخر کر دیا گیا۔[39] چوتھی سہ ماہی کے دوران طلب میں بڑی حد تک کمی کے باعث م س20ء میں خام تیل کی درآمدات 40.4 فیصد کمی سے تین سال کی کم ترین سطح پر آ کر 2.7 ارب ڈالر رہ گئیں۔

دریں اثنا، م س 20ء کے پورے سال میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات 24.7 فیصد کم ہوئیں، جس کا سبب پست اکائی قیمتیں تھیں۔ وبا سے قبل تیل کی عالمی قیمتیں مخصوص حد میں تھیں، تاہم مارچ 2020ء سے طلب میں نمایاں کمی اور اوپیک اور روس کے درمیان تیل کی رسد کم کرنے پر اختلاف کے رد عمل میں تیل کی قیمتوں میں بہت کمی آئی۔[40] عالمی قیمتوں میں کمی پاکستان میں پیٹرولیم مصنوعات کی پست اکائی قیمتوں پر منتج ہوئی، جس سے درآمدی حجم میں اضافے کے اثرات زائل کرنے میں مدد ملی۔ م س 20ء میں پیٹرولیم مصنوعات کا مجموعی درآمدی حجم 4.9 فیصد بڑھا– جس کی بنیادی وجہ پیٹرول کی درآمدات میں 17.3 فیصد اضافہ ہے۔

وبا سے قبل پیٹرول کی طلب میں اضافہ ہوا، جس کے اسباب متبادل ایندھن (سی این جی) پر منتقلی اور سی این جی کی رسد میں عارضی تعطل (موسم سرما کے دوران) اور اس کے ساتھ ساتھ سی این جی اور پیٹرول کی قیمتوں میں بڑھتا ہوا فرق ہے۔[41] پست ملکی پیداوار کی صورت میں طلب کو درآمدات سے پورا کرنا پڑا۔[42] اس کے برعکس مجموعی تجارتی سرگرمیوں میں سست روی اور ہیوی وہیکل ٹرانسپورٹروں ایکسل لوڈ مینجمنٹ پالیسی سے اختلافات کے باعث ہائی اسپیڈ ڈیزل (ایچ ایس ڈی) کی طلب کم تھی (**باب 3**)؛ پست ملکی طلب سے ایچ ایس ڈی کی درآمدی طلب بھی کم ہو گئی۔ دیگر پیٹرولیم مصنوعات میں جولائی 2019ء کے بعد سے فرنس آئل کے ذریعے بجلی کی پیداوار پر پابندی عائد ہونے کے سبب اس ایندھن کو ملک میں درآمد نہیں کیا گیا۔

کووڈ19 کی وبا پھیلنے اور لاک ڈاؤن کے بعد ایندھن کی ملکی طلب میں بہت زیادہ کمی آئی، جبکہ تیل کی عالمی قیمتیں بھی کم ہو رہی ہیں۔ آئل مارکیٹنگ کمپنیوں اور ریفائنریوں نے اپنی خریداری کم کر دی، لیکن درآمدی معاہدوں اور بندرگاہوں پر ایندھن کی آمد میں 45-30 ایام کی تاخیر پیش نظر اس کا اثر مئی میں پست درآمدت سے منعکس ہوا۔ اُس وقت تک ٹرانسپورٹ ایندھن کی طلب میں کمی آخری حدود پر جا پہنچی اور لاک ڈاؤن کا اختتام ہو رہا تھا، جو جون میں درآمدی حجم کی بحالی پر منتج ہوا (**جدول 6.9**)۔ درحقیقت، آئل کمپنیز ایڈوائزری کمیٹی کے اعداد و شمار کے مطابق کم از کم جولائی 2013ء کے بعد سے امسال جون میں پیٹرول اور مئی 2018ء کے بعد سے ہائی اسپیڈ ڈیزل کی فروخت بلند ترین سطح پر رہی۔[43] مہینے کے دوران طلب میں بحالی سے نا صرف نقل و حرکت بلکہ سی این جی اور پیٹرول کی قیمتوں میں بڑھتے ہوئے اضافے کی بھی عکاسی ہوتی ہے: اگرچہ آخر مارچ تک سی این جی کی قیمت پیٹرول کے

[37] پاکستانی ریفائنریوں کی پیداوار میں فرنس آئل کا حصہ تقریباً 25 فیصد ہے (ماخذ: پاکستان انرجی ایئر بک 2018ء)۔

[38] درحقیقت اپریل 2020ء کے دوران اشیا سازی کے زمرے میں پیٹرولیم مصنوعات کی ماہانہ ملکی پیداوار جولائی 2005ء کے بعد سے پست ترین رہی، پست پیداواری سلسلہ میں اس کے بعد مئی 2020ء کا نمبر آتا ہے۔

[39] ایس اینڈ پی گلوبل پلیٹس کی 29 اپریل کی رپورٹ کے مطابق ایک آئل مارکیٹنگ کمپنی نے مارچ کے مہینے میں اپریل کے لیے پیٹرولیم مصنوعات کی اپنی حسب معمول ماہانہ 5 سے 6 کھیپوں کے آرڈر اپریل سے مؤخر کر کے مئی میں منتقل کر دیے اور اپریل کے سارے ٹینڈروں کو منسوخ کر دیا (source: https://www.spglobal.com/platts/en/market-insights/latest-news/oil/042920-pakistan-set-to-resume-oil-product-imports-in-may-as-lockdown-measures-ease-traders) امکان ہے کہ دیگر آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

[40] جولائی تا فروری مالی سال 20ء کے دوران عرب لائٹ آئل کی قیمتوں میں اوسطاً 8.6 فیصد سال بسال کمی آئی، قبل ازیں مارچ تا جون 2020ء کے دوران 24.1 فیصد کی بڑی تخفیف ہوئی تھی۔ طلبی (لاک ڈاؤن) اور رسدی (سعودی عرب کی طرف سے رسد میں عارضی اضافہ اور عرب لائٹ اور دبئی فتح اقسام کی قیمتوں میں کمی) دونوں طرح کے مسائل اس کمی کے ذمہ دار تھے۔

[41] جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں سی این جی کی قیمت پیٹرول سے اوسطاً 14.7 روپے زیادہ رہی۔ یہ حجم گذشتہ برس 5.1 روپے کے مقابلے میں تین گنا ہے۔

[42] م س20ء میں پیٹرول کی ملکی پیداوار میں 13.0 فیصد کمی آئی۔

[43] صنعتی نمائندگان نے جون میں پیٹرول کی طلب میں اضافے کو ہوائی جہازوں کی پروازیں، ریلوے اور مسافر بسیں بند ہونے کی وجہ سے مسافر گاڑیوں کے طویل فاصلے کی مسافتیں کرنے اور ملکی قیمتوں میں بڑے اتار چڑھاؤ کے پیش نظر صارفین کی جانب سے اپنے فیول ٹینکس لبالب بھر رکھنے سے بھی منسوب کیا۔

جدول 6.8: پاکستان کے بڑے درآمدی اجزا

(ملین ڈالر)

اجزا	م س19ء	م س20ء	مطلق تبدیلی	مقداری اثر	قیمت کا اثر
توانائی گروپ	**14,441.4**	**10,411.5**	**-4,029.9**	-	-
پیٹرولیم مصنوعات	6,283.9	4,732.8	-1,551.0	310.8	-1,861.9
خام تیل	4,570.6	2,722.0	-1,848.5	-1,190.6	-658.0
ایل این جی	3,336.5	2,662.2	-674.3	-32.5	-706.8
زراعت اور کیمیائی اجزا	**8,754.6**	**7,353.7**	**-1,400.9**	-	-
کھاد	798.7	568.9	-229.8	-104.0	-125.8
دیگر کیمیائی اجزا	4,452.0	3,694.4	-757.5	-	-
ٹرانسپورٹ گروپ	**3,085.9**	**1,545.9**	**-1,539.9**	-	-
کاریں	1,040.3	577.1	-463.2	-	-
طیارے اور بحری جہاز	694.0	251.0	-443.1	-	-
دھاتی گروپ	**4,973.9**	**4,057.6**	**-916.3**	-	-
فولادی اسکریپ	1,461.0	1,522.0	60.9	-204.4	265.4
لوہا اور فولاد	2,229.2	1,538.0	-691.2	-577.2	-114.0
غذائی گروپ	**5,668.0**	**5,424.0**	**-244.0**	-	-
چائے پتی	571.7	532.8	-38.9	-3.6	-35.3
پام آئل	1,844.6	1,841.5	-3.1	-103.6	100.5
دالیں	506.0	614.6	108.6	121.5	-12.9
ٹیکسٹائلز گروپ	**3,221.4**	**2,529.5**	**-691.9**	-	-
خام کپاس	767.5	880.1	112.6	225.0	-112.4
دیگر ٹیکسٹائل اجزا	997.8	549.6	-448.2	-	-
مشینری گروپ	**8,921.7**	**8,787.2**	**-134.6**	-	-
بجلی کے جنریٹر	1,262.6	1,372.9	110.3	-	-
برقی	1,777.6	2,251.3	473.7	-	-
موبائل فون	755.5	1,369.9	481.1	-	-
دیگر مشینری	3,185.0	2,201.9	-983.1	-	-
تمام دیگر اجزا	**5,696.1**	**4,443.6**	**-1,252.5**	-	-
جس میں کوئلہ	1,511.3	1,288.7	-222.6	70.9	-293.5
کُل درآمدات	**54,763.0**	**44,552.9**	**-10,210.1**	-	-

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مقابلے میں 21 روپے زائد تھی، تاہم آخر جون تک یہ فرق دگنے سے بھی زیادہ یعنی تقریباً 49 روپے تک جا پہنچا۔

دریں اثنا، سال کے دوران ملک میں بجلی کی پیداوار کے ایندھن میں کچھ تبدیلی رونما ہوئی، جو اس کی درآمدی طلب کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی کا باعث بنی۔ بالخصوص کوئلے کی درآمدات میں اضافہ ہوا، جبکہ ایل این جی کی خریداری رک گئی، کیونکہ کوئلہ ایل این جی کے متبادل کے طور پر ملک میں بجلی کی پیداوار کا دوسرا بڑا ایندھن بن گیا (**جدول 6.10**)۔[44] یہ تبدیلی سال کی پہلی سہ ماہی میں سی پیک کے دو بڑے بجلی منصوبے – حب میں 1320 میگاواٹ اور تھر میں 660 میگاواٹ کے پلانٹ – مکمل ہونے کی وجہ آئی، جبکہ

[44] م س20ء میں کوئلے کا درآمدی 4.7 حجم فیصد بڑھا، جبکہ سال کے دوران ایل این جی کے درآمدی حجم کی نمو 1.0 فیصد پر جامد رہی، جو م س19ء میں 17.7 فیصد بڑھی تھی۔ چوتھی سہ ماہی میں ایل این جی کے درآمدی حجم میں 50.7 فیصد کی سال بسال نمایاں کمی آئی۔ دریں اثنا، ملک میں فرنس آئل سال کے صرف ایک مہینے (جولائی 2019ء) میں درآمد کیا گیا۔

جدول 6.9: م س 20ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات اور فروخت میں (سال بسال) نمو

فیصدی تبدیلی	جولائی تا فروری		مارچ تا مئی		جون		جولائی تا جون	
	فروخت	درآمدات	فروخت	درآمدات	فروخت	درآمدات	فروخت	درآمدات
پیٹرول	1.7	23.7	-17.0	3.3	19.5	12.5	-1.8	17.3
ہائی اسپیڈ ڈیزل	-13.9	-6.5	-16.8	-5.6	61.5	65.1	-9.8	-0.4
فرنس آئل	-22.4	-92.4	-54.0	-100.0	-38.5	-100.0	-32.1	-94.9
پیٹرولیم مصنوعات	**-9.4**	**4.6**	**-25.7**	**-1.4**	**16.4**	**21.7**	**-11.7**	**4.9**
مصنوعات علاوہ از فرنس آئل	-6.7	12.3	-19.7	1.9	31.8	42.2	-7.3	12.6

اعداد و شمار کے ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور او سی اے سی

سال شروع ہونے سے چند ہفتے قبل ساہیوال میں کوئلے سے بجلی بنانے کا ایک اور درآمدی پلانٹ بھی فعال ہو چکا تھا۔[45] نتیجتاً، نیپرا کے ضمنی اعداد و شمار کے مطابق م س 20ء میں کوئلے سے بجلی کی پیداوار میں 56.7 فیصد اضافہ ہوا۔ مزید برآں، پانی کی معقول دستیابی اور پن بجلی گھروں کے مؤثر انتظام کے سبب سال کے دوران پن بجلی کی پیداوار 19.6 فیصد بڑھ کر بلند ترین سطح تک جا پہنچی۔[46] سال کے دوران ایل این جی اور فرنس آئل کی پست درآمد میں ان دو عوامل نے کردار ادا کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی قیمتوں میں کمی نے ایل این جی اور کوئلے کی درآمدی مالیتوں کو مزید کم کر دیا۔[47]

غیر توانائی درآمدات

مالی سال 20ء میں ملک میں غیر توانائی درآمدات 15.3 فیصد کم ہو کر 34.1 ارب ڈالر رہ گئیں – پانچ سال کی پست ترین سطح۔ بیشتر غیر توانائی درآمدات سارا سال کم ہوتی رہیں (**شکل 6.20**)، اور توانائی درآمدات کے برعکس تین سہ ماہیوں کی بہ نسبت چوتھی سہ ماہی کے دوران اس میں بہت زیادہ کمی نہیں آئی۔ درآمدات سے متعلق شعبوں، جیسے گاڑیاں، تعمیرات (دھاتی)، اور عمومی استعمال کی صنعتی اشیا (پلاسٹک اور کیمیکلز) میں خاصی کمی درج کی گئی، جو کووڈ 19 سے قبل بالخصوص معاشی استحکام اور ضوابطی اقدامات کے باعث شدید متاثر ہوئے تھے۔ چند اشیا کے حوالے سے گذشتہ برس کے ذخیرے اور م س 20ء میں ملکی پیداوار بڑھنے سے درآمدات کی طلب پست ہو گئی۔

برقی اور بجلی کی پیداواری مشینری اس وسیع البنیاد درآمدی کمی سے مستثنیٰ ہیں، جن کی درآمدات میں سی پیک کے تحت قابل تجدید توانائی کے چند منصوبوں پر کام کے باعث اضافہ ہوا۔[48] م س 19ء کی بہ نسبت موبائل فون کی درآمدات تقریباً دگنی ہو کر بلند ترین سطح تک جا پہنچیں، گو کہ اس اضافے کا بیشتر حصہ موبائل فون کی مشکوک کی بجائے رسمی ذرائع سے درآمدات پر مشتمل ہونے کا عکاس ہے۔[49]

سال کے دوران گاڑیوں کی ملکی پیداوار میں 26.5 فیصد کمی سے ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات 11 سال کی کم ترین سطح پر آ گئیں (**باب 2**)، کیونکہ پست فروخت نے اس صنعت کی خام مال کی، بشمول الگ الگ پرزوں کی شکل میں، طلب کم کر دی تھی۔ م س 19ء میں متعارف کرائی جانے والی گفٹ اور بیگیج اسکیموں کے ذریعے کار کے مکمل ساختہ یونٹس کی درآمدات پر پابندی کا تسلسل م س 20ء میں درآمدات میں کمی کا سبب بنا۔[50] گذشتہ برس بھی ٹرانسپورٹ کی درآمدات میں 429 ملین ڈالر مالیت کے زیر آب کھدائی کے پلیٹ فارم کی یکبارگی خریداری کی وجہ سے اضافہ ہوا، جو درآمدات کے لیے بلند اساسی اثر پر منتج ہوا۔

گاڑیوں کے زمرے کی گراوٹ فولادی مصنوعات اور جیسے اسٹیل اسٹرپس کی پست طلب کا باعث بنی۔ سال کے دوران ملکی فولادی پیداوار 17.4 فیصد کم ہونے کے باوجود بلند درآمدات کا باعث نہیں بنی۔ آخراً، ستمبر 2019ء میں چند

[45] ماخذ: http://cpec.gov.pk/energy

[46] ماخذ: واپڈا پریس ریلیز بتاریخ 30 جون، 2020ء

[47] م س 20ء میں پاکستان کی ایل این جی درآمدات کی اکائی قیمتوں میں 21.0 فیصد سال بسال کمی ہوئی، جبکہ کوئلے کی اکائی قیمتوں میں 18.5 فیصد کمی آئی۔

[48] سی پیک کے پن بجلی کے جو چند منصوبے فی الوقت زیر تعمیر ہیں، ان میں سوکی کناری (خیبر پختونخوا) اور کاروٹ (دریائے جہلم) اسٹیشن شامل ہیں۔ (ماخذ: http://cpec.gov.pk/energy)

[49] ایک اور مددگار عامل م س 19ء کے بجٹ میں فون کی کمرشل درآمدات پر عائد 3 فیصد قدر اضافی (ویلیو ایڈڈ) ٹیکس کا خاتمہ تھا، جس سے درآمدی ہینڈ سیٹ کی لاگت کم ہو گئی۔

[50] ان پابندیوں کی تفصیلات کے لیے پاکستانی معاشی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 19 دیکھیے۔

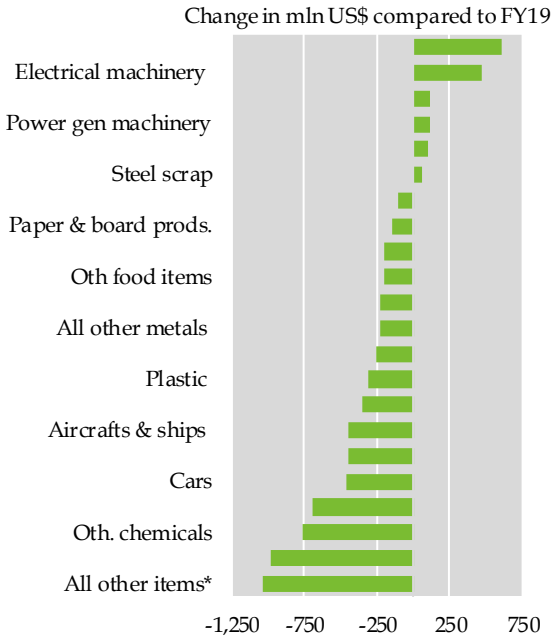
جدول 6.10: پاکستان میں بجلی کی پیداوار بلحاظِ ایندھن

	م س19ء	م س20ء
پن بجلی	26.3	31.8
کوئلہ	13.3	21.0
ایل این جی	23.0	19.6
گیس (پائپ میں)	17.9	12.4
فرنس آئل	7.4	3.4
دیگر	12.0	11.9
بجلی کی مجموعی پیداواری نمو (فیصد)	1.7	-0.8

اعداد و شمار کا ماخذ: نیپرا

روسی اور کینیڈین فولادی مصنوعات پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی عائد ہونے سے بھی تیار مصنوعات کی درآمدات قابو میں آئیں۔ فولادی مصنوعات کی پست درآمدات کے باعث م س20ء میں دھاتوں کی درآمدات پانچ سال کی کم ترین سطح پر آ گئیں۔ دریں اثنا، غذائی درآمدات 4.3 فیصد کم ہو کر چار سال کی کم ترین سطح پر آ گئیں، اس کی بنیادی وجہ گذشتہ برس قیمتیں پست ہونے باعث خوردنی تیل کی صنعت کی جانب سے خام مال اور تیار مصنوعات کے ذخیرے مجتمع کرنا معلوم ہوتی ہے۔ م س20ء کے دوران بالعموم تیل کے بیج کے ہمراہ سویابین اور پام آئل کے درآمدی حجم میں کمی آئی، جس کی ایک وجہ عالمی قیمتوں کی بحالی ہے[51]، اور دوسری خوردنی تیل کی ملکی پیداوار میں اضافہ ہے۔[52] سویابین بیج کے درآمدی حجم میں کمی پست غذائی درآمدات کا سب سے بڑا عامل ہے۔ اس کے برخلاف خوردنی تیل کا درآمدی حجم 24 فیصد بڑھ گیا، اس میں سب سے زیادہ اضافہ م س20ء کی دوسری ششماہی میں ہوا۔ کووڈ 19 کی وبا پھیلنے کے تناظر میں بلاتعطل ملکی رسد یقینی بنانے کی غرض سے پاکستانی درآمد

شکل 6.20: م س20ء کے دوران اہم غیر توانائی درآمدات میں سال بسال فرق



*excluding coal
Source: Pakistan Bureau of Statistics

کنندگان کی جانب سے خام مال کا ذخیرہ کیے جانے کا امکان تھا، تاہم دیگر بڑے درآمد کنندگان (جیسے بھارت، انڈونیشیا وغیرہ) بھی عالمی منڈی میں موجود تھے، جس کے باعث عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوا اور بعدازاں، پاکستانی درآمدات کی اکائی قیمتیں بھی بڑھیں۔[53] نتیجتاً، م س20ء میں دالوں کی درآمدی مالیت 21.5 فیصد بڑھ کر تین سال کی بلند ترین سطح یعنی 614.6 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔

[51] م س19ء پام آئل کی عالمی قیمتیں اوسطاً 18.6 فیصد سال بسال کم ہوئی تھیں، جبکہ سویابین آئل کی قیمتیں 11.6 فیصد سکڑ گئی تھیں۔ م س20ء میں یہ قیمتیں اوسطاً بالترتیب 11.5 فیصد اور 2.6 فیصد بڑھ گئیں۔

[52] م س20ء میں تیل کی ملکی پیداوار 9.0 فیصد بڑھ گئی۔ تیل کے چند بیجوں جیسے سرسوں اور کینولا کے بیج کی مقامی پیداوار بھی گذشتہ سال کے مقابلے میں بڑھ گئی (ماخذ: پاکستان کا اقتصادی سروے 20-2019ء)۔

[53] تیسری سہ ماہی میں پاکستان کی دالوں کی درآمدات 3.3 فیصد سال بسال بڑھ گئیں، اور چوتھی سہ ماہی میں 234.9 فیصد کا قوی اضافہ ہوا۔